اعجازِ مصطفیٰ

نعتیہ مجموعۂ کلام



اعجاز رحمانی



اعجازِ مصطفیٰ

نعتیہ مجموعۂ کلام

اعجاز رحمانی

صلی اللہ علیہ وسلم

اعجازِ مصطفیٰ

نعتیہ مجموعۂ کلام

اعجاز رحمانی

انتساب

میں اپنے اِس نعتیہ مجموعۂ کلام "اعجازِ مصطفیٰ" کو مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی کے نامِ نامی سے معنون کرتا ہوں، جن کی ذاتِ گرامی مجھ جیسے ہزاروں انسانوں کے لئے مینارۂ نور ہے ۔

(اعجاز رحمانی)

نعتؐ

کھلتے ہیں دریچے ذہنوں کے اخلاق میں وسعت ہوتی ہے
اذکارِ محمدؐ سے حاصل انساں کو بصیرت ہوتی ہے

تعلیمِ رسُولِ اکرمؐ سے ہر دم یہ وضاحت ہوتی ہے
جب خُلق کا دامن چھٹتا ہے خنجر کی ضرورت ہوتی ہے

یہ بات رسُولِ اکرمؐ نے دُنیا کو عمل سے سمجھائی
اِنسان کی دونوں عالم میں کردار سے عظمت ہوتی ہے

تقدیر دو عالم چمکی ہے اِک اُمّیؐ لقب کے آنے سے
تعلیم کے دریا بہتے ہیں کافور جہالت ہوتی ہے

قوسین و دنیٰ کی منزل میں ایسا بھی مقام آتا ہے جہاں
محبُوبِ خدُا کی ہمّت پر جبریلؑ کو حیرت ہوتی ہے

ہے جن کے تصوّر میں جنّت ان سے یہ گزارش ہے میری
دیکھیں وہ مدینے میں جاکر دُنیا میں بھی جنّت ہوتی ہے

مانا کہ مدینے سے دُوری اِس گریہ و زاری کا ہے سبب
اعجاز مگر ان باتوں سے توہینِ محبّت ہوتی ہے

گذارش

میرے نعتیہ مجموعۂ کلام "اعجازِ مُصطفیٰ" کا شائع ہو کر آپ کے ہاتھوں میں پہونچنا میرے نزدیک کسی اعجاز سے کم نہیں۔ کیوں کہ موجودہ دور میں ایک اوسط درجے کے آدمی کا زندہ رہنا ہی حیرت انگیز بات ہے۔ ایک طرف قلیل آمدنی ہے تو دوسری طرف ضروریات و خواہشات کا لامتناہی سلسلہ۔ ایسی حالت میں تفکّراتِ زمانہ سے بے نیاز ہو کر شعر کہنا اور پھر ان کا مجموعہ کی شکل میں مرتب ہو کر سامنے آنا کسی صورت میں بھی معجزے سے کم نہیں!

میں شاید اس مجموعۂ کلام کو کبھی شائع نہ کرا سکتا اگر جناب عبدالواحد خان صاحب اور محترم "ضیاء شفیع صاحب" میری اعانت نہ فرماتے۔ اِن مخلص حضرات کا میں بیحد شکر گزار ہوں۔

نعت گوئی کا فن اصنافِ شاعری کی مشکل ترین منزل ہے۔ ایسی ہستی جس کی شان میں پورا قرآنِ مجید نازل ہوا اور جس کی توصیف خود خالقِ کائنات نے فرمائی ہو، کسی اِنسان کے بس کی بات نہیں کہ وہ اُسکی تعریف شایانِ شان طریقے سے کر سکے۔ میں نے

اپنے اس شعر کے بمصداق :——

ثنا کروں تو سلیقہ نہیں بیاں کے لیے
جو چپ رہوں تو یہ ممکن نہیں زباں کے لیے

محسنِ انسانیت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی میں زبان کھولی ہے۔ میں اپنی اس کوشش میں کس حد تک کامیاب ہوا ہوں اس کا فیصلہ آپ پر چھوڑتا ہوں۔ خدا کرے میرا یہ نعتیہ مجموعہ "اعجازِ مصطفیٰ" آپ کو پسند آئے اور آخرت میں میری نجات کا ذریعہ ثابت ہو! آمین ۵

اعجاز رحمانی

۵ - ای ۲ نئی کراچی

پیش لفظ

"نعت" کے لغوی معنی صفت یا تعریف کرنا۔ اردو میں یہ لفظ نعتِ رسولؐ کے لئے مخصوص ہوگیا ہے۔ اسی طرح جیسے "حمد" کا لفظ جس کے معنی بھی ستائش کے ہیں، صرف حمدِ خداوندی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ نعتِ رسول کے لئے یہ لازم ہے کہ وہ یا تو ذاتِ رسالت سے عشق کا اظہار ہو یا صفاتِ رسالت کے ادراک کا وسیلہ ہو۔ حضورِ رسالتمآبؐ سے عشق کی کیفیت اسی خوش نصیب پر وارد ہوتی ہے جو اس کا اہل ہو!

"ایں نعتِ سرمد ہمہ کس راندہند"

قدسی کہتا ہے:-

"مرحبا سیّد مکّی مدنی العربی

دل وجاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

یا اقبال کا شعر ہے:-

خوشا وہ وقت کہ یثرب مقام تھا اس کا

خوشا وہ روز کہ دیدارِ عام تھا اس کا

یہ عشق کی کیفیتیں ہیں۔ ادراکِ صفات میں حالی کو کوئی نہیں پہنچا۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا

مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ!

شرک فی اللہ اور شرک فی الرسول بڑے نازک مسئلے ہیں اور دونوں انتہائی حزم و احتیاط کے متقاضی ہیں۔ مثلاً یہ کہنا کہ: "اگر وہ خدا نہ تھا تو مدینے میں کون تھا" شرک فی اللہ ہے۔ یہی حال اقبال کے اس ابتدائی زمانے کے شعر کا ہے جسے بعد میں انہوں نے اپنے مجموعۂ کلام میں شامل نہیں کیا:

نگاہ عاشق کی دیکھ لیتی ہے پردۂ میم کو اٹھا کر
وہ بزمِ یثرب میں آ کے بیٹھیں ہزار منہ کو چھپا چھپا کر!

دراصل ایسا کہنے اور سمجھنے والے حضرات اسوۂ رسولؐ پر جو ایک انسانی زندگی کا اسلوب ہے، عمل پیرا نہیں ہونا چاہتے کیونکہ اسوۂ حسنہ ہمارے لئے قابلِ تقلید اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب وہ ہمارے جیسے ایک بشر کا کردار ہو، اگر وہ اسوۂ خداوندی ہے تو انسان اس کی پیروی کرنے سے قاصر رہے گا۔ حضراتِ صوفیہ کا نعرہ انا الحق یا یہ ارشاد کہ سبحانی ما اعظم شانی بھی اس سلسلے میں قابلِ غور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ حالتِ سکر کے اقوال ہیں۔ مگر یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ اس ذاتِ گرامی پر جو خدا کے بعد ساری کائنات اور ممکنات سے ارفع و اعلیٰ ہے اس پر تو حالتِ سکر کبھی وارد نہ ہوئی۔ وہاں تو یہی کیفیت رہی "ما عرفنک حق معرفتک" اس کے بعد یہ کس کا مقام ہے کہ سکر کے پردے میں جو چاہے کہہ جائے!

ابنِ عربی جیسا حلولیہ صوفی جس کے اقوال کے متعلق بدگمانیاں پیدا ہوتی رہی ہیں ایک فقرے میں خدا اور بندے کا فرق اس واضح طور پر بیان کر گیا ہے کہ اُس کے بعد بہت سے شکوک کی گنجائش نہیں رہتی کہتا ہے :-

"الرب ربٌ وان تنزل والعبد عبدٌ وان ترقی"

خدا خدا ہے خواہ اپنے مرتبے سے نیچے ہی کیوں نہ اُتر آئے اور بندہ بندہ ہے خواہ اپنی سطح سے کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو جائے۔ تنزیلات کا تصوّر پلاٹانی فلسفہ سے ماخوذ ہے اور اس پر ایک سے زیادہ رائے ہو سکتی ہے مگر ابنِ عربی نے خدا اور بندے، عبد اور معبود کا درمیانی فاصلہ تسلیم کر کے اسلام کے بنیادی اصول کی وضاحت کر دی ہے۔ یہی معاملہ ان معتقدین کا ہے جو جوشِ عقیدت میں اولیاء اللہ یا دوسرے روحانی پیشواؤں کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں جو صرف حضور رسالتمآبؐ ہی کی ذات کے لئے موزوں و مناسب ہو سکتے ہیں۔ اگر حضورؐ کی شخصیت آج بھی زندہ ہے اور یقیناً زندہ ہے بلکہ سارے زندوں سے زیادہ زندہ ہے تو اس کے ہوتے ہوئے کسی اور کو اپنا ہادی اور رہبر کہنا یا اسے اپنی عقیدت کا مرکز بنانا کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر کسی بھی انسان میں کوئی خوبی ہے تو وہ ذاتِ مصطفےٰؐ ہی کا پرتو ہے۔

اُردو نعت کا بیشتر حصّہ، افسوس ہے کہ روایتی تغزل کی نذر ہو گیا ہے مگر جہاں جہاں اس فرسودہ روایت سے انحراف پایا جاتا ہے وہاں اُردو نعت عربی، فارسی یا دُنیا کی کسی اور زبان کے نعتیہ کلام سے کمتر نہیں ہے۔

زیرِ نظر مجموعے میں جو جناب اعجاز رحمانی کی سب سے پہلی کتاب ہے، ذاتِ رسالت سے شاعر کا ایک گہرا تعلقِ خاطر نظر آتا ہے اور یہ دل بستگی جو کہیں کہیں والہانہ پن کی حد تک پہنچ جاتی ہے ان کے کلام کی سب سے بڑی خوبی ہے۔

یقین لائے نہ کیوں زمانہ حقیقتِ اعتبار تم ہو،
غلط ہو کیسے تمہارا دعویٰ دلیلِ پروردگار تم ہو!
تمہاری صورت جمالِ قدرت تمہاری سیرت کمالِ قدرت
کیا ہے قدرت نے ناز جس پہ خدا کا وہ شاہکار تم ہو!

جب دیارِ نبیؐ میں قدم آ گئے
یوں لگا جیسے اپنوں میں ہم آ گئے
ظلم کی دھوپ سے پھنک رہا تھا بشر
مصطفےٰؐ بن کے ابرِ کرم آ گئے!

مگر "اعجازِ مصطفےٰؐ" میں جو اس مجموعۂ نعت کا حسین اور موزوں نام ہے ہم محض جذبات کا اظہار ہی نہیں پاتے شاعر کو مقصدِ بعثت کا بھی شعور ہے اور وہ صفاتِ رسالت پر بھی گہری نظر رکھتا ہے!

بتا دیا ہے عمل سے یہ مصطفےٰؐ نے ہمیں
اساس دین کی جذبات پر نہیں ہوتی

آپؐ ہی سے مرے حضورؐ ملا
آدمی کو نیا شعور ملا!
مصطفےٰؐ سے وہ حوصلہ پایا،
مطمئن قلبِ ناصبور ملا!!

غلط رواج کو زرّیں اصول نے بدلا
نظامِ دہر کو آکر رسولؐ نے بدلا!

دشمنوں سے جو در کار ہے دوستی
مصطفےٰؐ کی طرح درگزر چاہیئے!

یہ عالمِ عزم و استقامت یہ منزلِ صبر یہ قناعت
شہہِ اممؐ اور شکم پہ پتھر درود تمؐ پر سلام تمؐ پر!

زندگی کا ہر اک اصوُل ہمیں
اسوۂ مصطفےٰؐ سے ملتا ہے
ہر بھلائی کا راستہ ہم کو
آپؐ کے نقشِ پا سے ملتا ہے

رنگ اور نسل کے تفرقے مٹ گئے
آپ آئے تو ایسا نظام آگیا!

ہر ایک عہد تمہارا ہی عہد ہے آقاؐ
تمہاری ذاتِ گرامی ہے ہر زماں کے لئے

اخلاقِ محمدؐ کی ان سب میں جھلک پائی ،
روشن ہمیں جتنے بھی مینار نظر آئے !

بادشاہوں کو خاطر میں لاتا نہیں
کتنا خوددار ہے ہر غلام آپؐ کا !

قلبِ دشمن کو اخلاق سے موہ لیا
کس قدر تھا حسین انتقام آپؐ کا !

اعجاز رحمانی اپنی ان خصوصیات میں عام نعت گویوں سے الگ ہی نہیں ہیں بلکہ وہ عصرِ حاضر میں مسلمانوں کے لئے خصوصاً اور نوعِ بشر کے لئے عموماً اسلام کے پیغام کی اہمیت کا ایک نہایت واضح اور بے باک انداز میں اظہار کرتے ہیں !

قدم قدم پر تباہیوں سے جو واسطہ ہم کو پڑ رہا ہے
دکھائی تھی جو نبیؐ نے ہم کو ہم آج اُس راہ پر نہیں ہیں

راہِ حق چھوڑنے کا نتیجہ ہے یہ
راہ میں کس قدر پیچ و خم آ گئے !

اسلام کا جو لوگ اُڑاتے ہیں مضحکہ ،
محفوظ کیا رہیں گے خُدا کے عذاب سے !

ماؤ، لینن سے انہیں کیا واسطہ
جن کو نسبت ہے شہہِ ابرار سے

سُرخ سورج کو وہ کرتے ہیں سلام
دُور ہیں جو آپ کی سرکار سے !

مجموعی حیثیت سے "اعجازِ مصطفیٰ" کی نعتیں پاکیزہ اور ایک نئے پن کی حامل ہیں - ان میں ذاتِ رسالت سے ایک گہری عقیدت جھلکتی ہے جو عشق کے درجے تک پہنچ جاتی ہے - یہی وہ چیز ہے جس نے اعجاز رحمانی کے کلام کا ادبی معیار بلند کر دیا ہے -

یہ بھی ہے اعجاز اعجازِ ثنائے مصطفیٰ،
بے ادب دنیا میں گنجائش ادب کی ہو گئی

آخر میں شاعر فخریہ انداز سے کہتا ہے اور اس کا یہ کہنا بجا ہے :

اعجاز لکھ رہے ہیں ہم نعت پاکِ احمدؐ
حسّان باصفا کی تقلید کر رہے ہیں

اگرچہ حسّان بن ثابت سب سے پہلے نعت گو نہیں ہیں - یہ امتیاز حضرت ابو طالبؓ کو حاصل ہے مگر اس میں شک نہیں کہ نعتیہ ادب پر سب سے زیادہ اثر حسّانؓ ہی کا ہے - چوہدری دلّو رام کوثری نے بھی جو بعد میں اسلام قبول کر کے کوثر علی کوثری ہو گئے تھے، اپنے آپ کو حسّانِ ثانی کہنا پسند کیا - یہ معاملہ محض شعر و سخن کا نہیں ہے - یہاں حسّر

قول جذبہ کی کسوٹی پر کسا جاتا ہے اور ہر جذبہ دلی عقیدت کی ترازو میں تولا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس شاعر کو بھی اور روایتی انداز سے ہٹ کر نعتِ رسولؐ کی توفیق ہو اسے اپنی سعادت پر ناز کرنا چاہیئے!

محمدِؐ عربی کابروی ہر دو سراست
کسی کی خاکِ درش منتِ خاک بر سراست

ممتاز حسن

• کراچی ۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۷۳ء •



اعجازِ مصطفیٰ

• ڈاکٹر فرمان فتح پوری •

ایم - اے - ایل - ایل - بی - پی - ایچ - ڈی

اعجاز رحمانی صاحب اردو کے اُن ابھرتے ہوئے شاعروں میں ہیں جن کی آواز قدیم و جدید کا ایک نہایت دلکش آہنگ رکھتی ہے۔ وہ غزلیں کہیں یا نظمیں، موضوعاتی شاعری کو ہاتھ لگائیں یا غیر موضوعاتی کو، اس آہنگِ حاضر ان کی شاعرانہ سے الگ نہیں ہوتی حتیٰ کہ "نعت" جیسے مختصر و مشکل موضوع میں بھی انہوں نے اپنی اس خصوصیت کو بکمال برقرار رکھا ہے!

اردو نعتیہ شاعری کا رواج آج سے نہیں شروع ہی سے ملتا ہے۔ لیکن مجھے یہ کہنے میں باک نہیں کہ ہماری نعتیہ شاعری کا زیادہ تر حصہ رسمی ہے۔ اس میں وہ محاسن نظر نہیں آتے جو شاعری کے معیار کو بلند کرتے ہیں، وجہ یہ ہے کہ ہمارے اکثر شعراء نے "نعت" کے موضوع کی معنوی عظمت کو پوری طرح محسوس نہیں کیا۔ ان کی نظر بالعموم آنحضرتؐ کی شکل و صورت، اور معجزات سے آگے نہیں بڑھی، لیکن اعجاز رحمانی صاحب نے اِن سے آگے بڑھ کر حضورِ اکرمؐ کے اخلاق و

کردار کو بھی مرکزِ نظر بنایا ہے۔ نتیجتہً ان کی نعتیہ شاعری کی معنوی سطح خاصی بلند ہو گئی ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ انہوں نے نعت گوئی کے باب میں غیر ضروری صناعی یا بے جا تکلفات سے کام لیا ہو، ایسا نہیں ہے، میں نے ان کے نعتیہ مسودہ "اعجازِ مصطفےٰ" پر ایک نظر ڈالی ہے اور میں کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے جو کچھ کہا ہے، پورے جوشِ عقیدت اور ولولے کے ساتھ کہا ہے۔ اس اعتبار سے ان کی نعتیہ شاعری رسمی خیالات کا مجموعہ نہیں بلکہ ان کے دل کی آواز ہے اور دل کی آواز اثر کئے بغیر نہیں رہتی۔ اسی لئے مجھے امید ہے کہ ان کی نعتیہ شاعری مقبولِ عام حاصل کرے گی!

• ڈاکٹر فرمان فتح پوری •

۱۱؍ مئی ۱۹۷۲ء

انوار علی انجم

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان صاحب

• ایم - اے - ایل - ایل - بی - پی - ایچ - ڈی - ڈی - ایل - آئی - ٹی - ٹی •

جناب اعجاز کا کلام اکثر میلاد شریف کی محفلوں میں سُنا تھا - اب اِن کا مجموعۂ کلام بھی دیکھا - ماشاء اللہ خوب لکھتے ہیں اور دِلوں کو ایمان کی تازگی بخشتے ہیں - ان کے چند اشعار مجھے بہت پسند آئے - مثلاً :-

کھِلے تھے پہلے بھی پھول لیکن وہ حسن تھا عہدِ مصطفےٰ میں
نہ ایسی پھر فصلِ گل ہی آئی نہ پھر کھِلا کوئی پھول ایسا

سبق جن سے لیا کرتے ہیں دانشور زمانے کے
وہ دیوانے ملا کرتے ہیں طیبہ کے گلستاں میں!

نارسا ہے وہاں تصوّر بھی ÷ مصطفےٰ کی جہاں رسائی ہے
بلند عرشِ بریں سے مقام کس کا ہے ÷ درود پڑھتے ہیں جس پہ وہ نام کس کا ہے
ان کی صورت خود نظر آجائے گی ÷ دِل کو آئینہ بنا کر دیکھئے
عرشِ اعظم پہ جب گئے آقا ÷ نُور نے دیکھے نُور کے جلوے
چُوم کر ان کے نقشِ قدم دیکھئے ÷ کس بلندی پہ پہونچے ہیں ہم دیکھئے

وہ ذاتِ پاک۔ رسالت مآب کیا کہیے ٭ دلیل بن گئی خلاقِ دو جہاں کیلئے

جس آستاں نے سکھائے ہیں بندگی کے طریق ٭ چراغ دل کے جلاؤ اس آستان کیلئے

اعجاز صاحب کبھی کبھی حسنِ تعلیل سے کام لے کر ایک دلکش مضمون پیدا کر دیتے ہیں۔ مثلاً:۔

کہکشاں کی شکل میں نقشِ قدم ہیں آشکار ٭ آسمان پر آج بھی روشن ہے ان کی رہگذر

ہر صبح آکے روضۂ شاہِ انام پر ٭ صدقہ اتارتی ہے کرن آفتاب کی

بتا دیا ہے عمل سے یہ مصطفٰی نے ہمیں ٭ اساس دین کی جذبات پر نہیں ہوتی

اگر ان کی رحمت نہ ہو درمیاں میں ٭ ابھی آگ لگ جائے دونوں جہاں میں

آخری شعر میں کس قدر حقیقت ہے!

و میری دلی دعا ہے کہ اللہ پاک اعجاز صاحب کو

دونوں جہاں* میں صاحبِ اعجاز و انعام بنائے! آمین و

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان

• ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ اردو سندھ یونیورسٹی •

* یکم دسمبر ۷۲ء *

حمد جل

مالکِ کُل خدائے ہست و بُود ۔۔ مظہرِ عالمِ وجود و شہود
جس پہ تیرا کرم ہوا معبود ۔۔ مل گئی اس کو منزلِ مقصود
ہر تخیل سے ماورا ہے تو ۔۔ ہر تخیّل میں ہے مگر موجود
تیرا ادراک غیر ممکن ہے ۔۔ عقل محدود تو ہے لامحدود
صرف سجدہ روا تجھی کو ہے ۔۔ لوگ ساجد ہیں اور تو مسجود
فرض ہے تیری بندگی سب پر ۔۔ ہے حقیقت میں اِک تو ہی معبود
تو جسے چاہے بندۂ مقبول ۔۔ تو جسے چھوڑ دے وہی مردُود
چاہتے ہیں تری رضا ہم لوگ ۔۔ بھیجتے ہیں ترے نبیؐ پہ درُود

ہے یہ اعجاز تیری قدرت کا
ہر جگہ ہے کہیں نہیں موجود

★

نعتؐ

مصطفیٰؐ کی شفاعت اگر چاہیئے : اپنے کردار پر بھی نظر چاہیئے

ہم کو منزل نہ زادِ سفر چاہیئے : صرف دامانِ خیر البشرؐ چاہیئے

گلشنِ مصطفیٰؐ ہے نہ اٹھلا کے چل : کچھ ادب اے نسیمِ سحر چاہیئے

پھر تصوّر میں ہیں عرش کی منزلیں : ایک پروازِ بے بال و پر چاہیئے

دشمنوں سے جو درکار ہے دوستی : مصطفیٰؐ کی طرح درگزر چاہیئے

جلوۂ روئے احمدؐ ہے سورج نہیں : دیکھنے والو حسنِ نظر چاہیئے

نقشِ پائے نبیؐ جلوہ گر ہوں جہاں : اہلِ ایمان کو وہ رہگذر چاہیئے

ہے جو درکار معراجِ انسانیت : پیرویٔ شہہ بحر و بر چاہیئے

چاند پر جا کے کیا ڈھونڈتا ہے بشر
کیا پھر اعجازِ شق القمر چاہیئے

*

نعتؐ

کیا غم ہے جو مشکل رہِ ہستی کا سفر ہے ؛ آئینۂ اخلاقِ نبیؐ پیشِ نظر ہے
انوار کی بارش سے منوّر مرا گھر ہے ؛ یہ مدحتِ سرکارِ دو عالمؐ کا اثر ہے
ہے نامِ محمدؐ سرِ فہرستِ دو عالم ؛ بے عیب اگر بعدِ خُدا کوئی بشرؐ ہے
دُنیا کے کسی اِزم سے ظلمت نہ چھٹے گی ؛ اسلام ہمارے لئے ہر شب کی سحر ہے
ہیں راہ نما جن کے شہنشاہِ دو عالمؐ ؛ ان کے لئے اک کھیل یہ تسخیرِ قمر ہے
تعلیمِ محمدؐ کا نتیجہ ہے یقیناً ؛ اب تک جو زمانے میں صداقت کا اثر ہے
ہر سمت ہے طیبہ میں تجلّی ہی تجلّی ؛ اِک نُور کا عالم ہے جو تا حدِ نظر ہے
دو گام تو چلنے دو مجھے سوئے مدینہ ؛ گر جائے گی خود ہی کوئی دیوار اگر ہے

کچھ نعت کے اشعار ہیں کچھ اشکِ ندامت
اعجاز* مرے پاس یہی زادِ سفر ہے!

*

نعتؐ

ہمارے سامنے جب اسوۂ رسُول نہ تھا ٭ ہماری زیست کا اپنا کوئی اصُول نہ تھا

نہ تھا سکُون کا عالم حضورؐ سے پہلے ٭ وہ کون تھا کہ جو اس دور میں ملول نہ تھا

ہر ایک ذہن پہ چھائی ہوئی تھی تاریکی ٭ وہ روشنی تھی کہ جس کا کوئی حصول نہ تھا

جُھلس رہی تھی تشدد کی آگ سے دُنیا ٭ چمن میں کانٹے ہی کانٹے تھے کوئی پھُول نہ تھا

ہر آدمی کے بدن پر تھا نفرتوں کا لباس ٭ کسی کو جامۂ انسانیت قبول نہ تھا

یہی ہے ساری خدائی کا فیصلہ اعجاز
محمدؐ عربی سا کوئی رسُول نہ تھا

★

نعتؐ

اِس بزمِ ہست و بُود کا حاصل حضورؐ ہیں ،
یہ کائنات جسم ہے اور دِل حضورؐ ہیں !

ہوتی رہے گی بارشِ انوار دہر پر ،
اِس انجمن میں رونقِ محفل حضورؐ ہیں

ہیں منسلک انہیں سے بھلائی کے راستے ،
سچائیوں کی آخری منزل حضورؐ ہیں

ہر شخص اپنا سیرت و کردار دیکھ لے
آئینہ بن کے سب کے مقابل حضورؐ ہیں

ہم تک پہونچ سکے گا نہ سیلاب کفر کا
بن کر پناہ راہ میں حائل حضورؐ ہیں

ہر شخص اُن کی رائے کا کرتا تھا احترام
دشمن بھی جانتے تھے کہ عادل حضورؐ ہیں

اعجازؔ لازمی ہے عمل کا محاسبہ
یہ جان کر بھی رحمتِ کامل حضورؐ ہیں

★

نعتؐ

اگر اک توجہ شہِؐ بحر و بر ہو ⁂ یہ نا معتبر زندگی معتبر ہو

چلو اُس طرف تم زمانہ جدھر ہو ⁂ مگر سیرتِ مصطفٰےؐ پر نظر ہو

وہ انساں کی عظمت کا پہلا قدم ہے ⁂ جہاں ختم روح الامیں کا سفر ہو

وہاں خضر کی بھی ضرورت نہیں ہے ⁂ جہاں ان کا نقشِ قدم راہبر ہو

ہمیں تم سے ایسا تعلق ہے آقاؐ ⁂ کہ ہم آئینہ ہیں تم آئینہ گر ہو

تمہارے ہی جلوے ہیں کون و مکاں میں ⁂ ہر اک آئینے میں تمہیں جلوہ گر ہو

یقیناً ہے ذوقِ عمل ہی میں خامی ⁂ غلامِ نبیؐ اور یوں دربدر ہو

رُخِ مصطفٰےؐ خواب میں جلوہ گر ہے ⁂ قیامت سے پہلے نہ شب کی سحر ہو

اُسے کیا نظر آئیں اعجازؔ* اُن کے
جو آنکھوں کو رکھتے ہوئے بے بصر ہو

*

نعت

دوستو آؤ ایک کام کریں ؛ اسوۂ مصطفےٰؐ کو عام کریں
جن سے ہو روشنی زمانے میں ؛ ان چراغوں کا اہتمام کریں
مصطفےٰؐ نے ہمیں بتایا ہے ؛ دشمنوں کا بھی احترام کریں
حکم جس کا دیا ہے خالق نے ؛ مل کے نافذ وہی نظام کریں
جو لبادے میں ہوں شریعت کے ؛ ایسی قدروں کا احترام کریں
دیکھیں آدابِ گفت گوئے رسولؐ ؛ جب کسی شخص سے کلام کریں
بھیجتا ہے درود جس پہ خدا ؛ پیش ہم بھی اُسے سلام کریں
کر کے تعمیل حکمِ احمدؐ کی ؛ آخرت کا کچھ انتظام کریں

بن کے اعجازؔ خاکسارِ رسولؐ
دونوں عالم میں اپنا نام کریں

★

نعتؐ

ثنا کروں تو سلیقہ نہیں بیاں کے لئے ؛ جو چپ رہوں تو یہ ممکن نہیں زباں کیلئے
وہ ذاتِ پاکِ رسالتمآبؐ کیا کہئیے ؛ دلیل بن گئی خلاقِ دو جہاں کے لئے
جس آستاں نے سکھائے ہیں بندگی کے طریق ؛ چراغ دِل کے جلاؤ اس آستاں کے لئے
تم آگئے تو خدا مل گیا زمانے کو ، ؛ کہ راہبر کی ضرورت تھی کارواں کے لئے
ہر ایک عہد تمہارا ہی عہد ہے آقاؐ ؛ تمھاری ذاتِ گرامی ہے ہر زماں کے لئے
کبھی تمھاریؐ شریعت بدل نہیں سکتی ؛ کہ یہ بہار نہیں ہے کسی خزاں کے لئے
ہیں نقش پائے محمدؐ بشکلِ کاہکشاں ؛ بھلا یہ فخر کوئی کم ہے آسماں کے لئے
جو نام کلمۂ طیب میں ہے اذاں میں ہے ؛ وہ نام باعثِ راحت ہے قلب و جاں کے لئے

قدم قدم پہ تھے اعجازؔ معجزے کیا کیا
مکاں سے جب چلے سرکارِ لامکاں کے لئے

★

نعتؐ

محمدؐ کو خدا کی شان کہیئے ؛ خدا کی شان کو انسان کہیئے
فقط وہ ایک ذاتِ مصطفےٰ ہے ؛ جسے اللہ کی برُھان کہیئے
عمل ہے آپؐ کا تفسیرِ قرآں ؛ زباں کو آپؐ کی قرآن کہیئے
پئے تبلیغ دیں حکمِ نبیؐ ہے ؛ جو کہنا ہو علی الاعلان کہیئے
سمجھ میں گر نہ آئے ذاتِ احمدؐ ؛ تو اس کو عقل کا فقدان کہیئے
غلامی پر ہے ان کی ناز جس کو ؛ اسی اِنسان کو اِنسان کہیئے
عمل ہے شرط حکمِ مصطفےٰؐ پر ؛ نہو مشکل اگر آسان کہیئے
زمیں کی عظمتیں قرباں اس پر ؛ کہ جس کو عرش کا مہمان کہیئے
صدائے نغمۂ نعتِ نبیؐ کو ؛ صدائے حضرتِ حسّان کہیئے

وہی اعجاز ہے میرا بھی ایمان
دو عالم کا جسے ایمان کہیئے

★

نعتؐ

پوچھو نہ فرشتوں سے نہ انسان سے پوچھو ؛ عظمت شہِ ابرارؐ کی قرآن سے پوچھو

ہو دوست کہ دشمن کوئی تخصیص نہیں ہے ؛ کیا خلق نبیؐ ہے کسی انسان سے پوچھو

دُنیا کو مساوات کا کیا درس دیا ہے ؛ پیغامبرِ عدل کی میزان سے پوچھو

کتنا شہِ ابرارؐ کی سیرت پہ عمل ہے ؛ یہ بات ذرا اپنے ہی ایمان سے پوچھو

سرکارِ دو عالم کی اطاعت کا طریقہ ؛ صدیقؓ و عمرؓ، حیدرؓ و عثمانؓ سے پوچھو

اے حلقہ بگوشانِ شہِ یثرب و بطحا ؛ کیا لطفِ غلامی ہے یہ سلمانؓ سے پوچھو

مدحت کا ہے انداز کہ معراجِ تخیل ؛ عرفانِ پیمبرؐ دلِ حسانؓ سے پوچھو

کس شان کا ہو احمدِ مرسل کا قصیدہ

اعجاز* یہ اللہ کے دیوان سے پوچھو

★

نعتؐ

اس ذات کی تمثیل دو عالم میں نہیں ہے ؛ جو عرش نشیں ہوتے ہوئے خاک نشیں ہے
اس بات سے رضواں کو بھی انکار نہیں ہے ؛ جنّت جسے کہتے ہیں مدینے کی زمیں ہے
اللہ رے اخلاقِ شہنشاہِ دو عالم ؛ جو آج بھی انسان کی عظمت کا امیں ہے
اللہ کی مرضی ہے ہر اک کام میں شامل ؛ جو بات ہے دیباچۂ قرآنِ مبیں ہے
اِک نور کا پیکر ہے سراپائے محمدؐ ؛ والشمس ہیں رُخسار تو والفجر جبیں ہے
ہے منبعِ الطاف و کرم روضۂ اقدس ؛ میرے لئے ہر چیز دو عالم کی یہیں ہے
وہ نور جو مسجودِ ملائک تھا ازل میں ؛ انسان اسی نورِ محمدؐ کا امیں ہے
تھا جتنا یقیں دیکھنے والوں کو نبیؐ پہ ؛ بے دیکھے ہوئے بھی ہمیں اتنا ہی یقیں ہے
احمد کی اطاعت کو شعار اپنا بناؤ ؛ احمد کی اطاعت کا صلہ خلدِ بریں ہے

بے مثل ہے کردارِ شہنشاہِ دو عالمؐ
اعجاز یہ کیا ہے اگر اعجاز* نہیں ہے

*

نعتؐ

ہم کو جو کچھ خدا سے ملتا ہے ؛ دستِ خیرالوریٰ سے ملتا ہے
دورِ غربت میں درسِ استغنیٰ ؛ سرورِ انبیاءؐ سے ملتا ہے
جس کو ایمان لوگ کہتے ہیں ؛ الفتِ مصطفیٰ سے ملتا ہے
آدمی کو مقامِ قربِ خدا ؛ وردِ صلِّ علیٰ سے ملتا ہے
ہر بھلائی کا راستہ ہم کو ؛ آپؐ کے نقشِ پا سے ملتا ہے
اُس کو ملتا ہے اوجِ لافانی ؛ جو حبیبِؐ خدا سے ملتا ہے
زندگی کا ہر اک اصول ہمیں ؛ اسوۂ مصطفیٰ سے ملتا ہے
ہم کو معراجِ مصطفیٰ کا پتا ؛ سدرۃ المنتہیٰ سے ملتا ہے
مصطفیٰ نے یہ کر دیا ثابت ؛ آدمی بھی خدا سے ملتا ہے

سیرتِ مصطفیٰ میں اے اعجازؔ
حسنِ خلق ابتدا سے ملتا ہے!

*

نعتؐ

جو لوگ مصطفےٰؐ کی تقلید کر رہے ہیں ⁂ حالاتِ حاضرہ پر تنقید کر رہے ہیں

تعلیمِ مصطفےٰؐ سے جو ذہن ہیں منوّر ⁂ روشن وہی چراغِ توحیدؐ کر رہے ہیں

ہیں کتنے بے بصیرت اسلام کے یہ منکر ⁂ اندھے ہیں روشنی کی تردید کر رہے ہیں

اقوالِ مصطفےٰؐ کی روشن حقیقتوں سے ⁂ ہم ذرّۂ یقیں کو خورشید کر رہے ہیں

سب کو کہاں میسّر ماہِ عرب کے جلوے ⁂ جو صاحبِ نظر ہیں وہ دید کر رہے ہیں

جو کچھ بھی مصطفےٰؐ نے فرما دیا زباں سے ⁂ ہم بے دریغ اس کی تائید کر رہے ہیں

اعجاز* لکھ رہے ہیں ہم نعتِ پاک احمدؐ

*حسّانؓ باصفا کی تقلید کر رہے ہیں

★

نعت ﷺ

دُور ہو کر سیّدِ ابرارؐ سے ٭ کس قدر ہم گر گئے معیار سے

روشنی پائے گی دُنیا حشر تک ٭ آپؐ کے اخلاق سے کردار سے

مل گئیں انساں کو کیا کیا رفعتیں ٭ آستانِ سیّدِ ابرارؐ سے

آپؐ نے تسخیر عالم کو کیا ٭ کام لے کر خُلق کی تلوار سے

سُرخ سورج کو وہ کرتے ہیں سلام ٭ دُور ہیں جو آپؐ کی سرکار سے

ماؤ، لینن سے انھیں کیا واسطہ ٭ جن کو نسبت ہے شہِ ابرار سے

مُصطفےٰ پر جب پڑھا ہم نے درُود ٭ روشنی برسی در و دیوار سے

کم نہ ہو گا حشر تک جن کا شباب ٭ گل وہ پائے آپؐ کے گلزار سے

ہر طرف اعجازؔ اُن کا نور ہے
کوئی دیکھے دیدۂ بیدار سے!

★

نعتؐ

آپؐ ہی سے مرے حضورؐ ملا ÷ آدمی کو نیا شعور ملا

زیرِ دامانِ مصطفٰےؐ ہم کو ÷ ہر گنہگار بے قصور ملا

منزلِ عجز مصطفٰےؐ کے نثار ÷ خم یہاں ہر سرِ غرور ملا

جلوۂ کبریا اسے کہیئے ÷ دیدۂ دل کو جس سے نور ملا

جب بھی کوئے رسولؐ سے گزرے ÷ ذرّہ ذرّہ چراغِ طور ملا

ہم نے قرآں پڑھا جہاں سے بھی ÷ آپؐ سے سلسلہ ضرور ملا

مصطفٰےؐ سے وہ حوصلہ پایا ÷ مشکلوں پر ہمیں عبور ملا

جب مصیبت میں انکیؐ یاد آئی ÷ مطمئن قلبِ ناصبور ملا

اس کو اعجازؔ مل گئی جنّت،
جس بشر کو درِ حضورؐ ملا!

*

نعتؐ

ظاہر یہی ہوا ہے خدا کی کتاب سے ÷ بڑھ کر نہیں ہے کوئی رسالتمآبؐ سے
ہر شخص مطمئن تھا رسالتمآبؐ سے ÷ اپنے بھی بچ سکے نہ کبھی احتساب سے
اُس پر سلام جس نے سنا کر پیامِ حق ÷ بیدار کر دیا ہے زمانے کو خواب سے
قرآن بھی ہے اُس کی بصیرت کا معترف ÷ روکا ہے جس نے جھوٹ سے، شر سے، شراب سے
کس کے قدم کی چاپ سے اصنام گر پڑے ÷ باطل لرز کے رہ گیا کس کے خطاب سے
وہ لوگ جن کی جبر و تشدد پہ ہے اساس ÷ سیکھیں طریقِ امن رسالتمآبؐ سے
آ جائے زیرِ سایۂ دامانِ مصطفےٰ ÷ درکار ہو نجات جسے اضطراب سے
سب کو بقدرِ ظرف ملا دل کا مدعا ÷ خالی گیا نہ کوئی نبیؐ کی جناب سے
اسلام کا جو لوگ اُڑاتے ہیں مضحکہ ÷ محفوظ کیا رہیں گے خدا کے عذاب سے
توہین ہے یہ ذاتِ رسالتمآبؐ کی ÷ اُس کی مثال دو نہ مہ و آفتاب سے

اعجازؔ یہ بھی اُمّی لقب کا ہے معجزہ
خارج ہوا ہے بابِ جہالت نصاب سے!

★

نعت ﷺ

بفیضِ عشقِ رسالتمآب ﷺ رکھتے ہیں ⁂ جگر میں داغ نہیں آفتاب رکھتے ہیں

ہر ایک زخم میں تصویر ہے مدینے کی ⁂ بہارِ خلد ترا بھی جواب رکھتے ہیں

بنا دیا ہے ہمیں مصطفےٰ نے آئینہ ⁂ وہ ہم نہیں ہیں جو رُخ پر نقاب رکھتے ہیں

ہمارے نام سے انسانیت ہے وابستہ ⁂ دِلوں میں فکرِ عذاب و ثواب رکھتے ہیں

ہمیں نہیں ہے کسی ازم سے کوئی مطلب ⁂ ہم اپنے پاس خُدا کی کتاب رکھتے ہیں

ہمیں یہ رُخ اجالا نہ راس آئے گا ⁂ کہ ہم ضیائے رسالتمآب ﷺ رکھتے ہیں

جو لوگ محسنِ انسانیت کے پیرو ہیں ⁂ نفس نفس میں وہ اک انقلاب رکھتے ہیں

ہمارا نام ہے حسنِ عمل سے تابندہ ⁂ زوال جس کو نہیں وہ شباب رکھتے ہیں

کبھی تو شافعِ محشر کی دید بھی ہوگی ⁂ اسی لئے تو تمنائے خواب رکھتے ہیں

ہے یہ بھی صاحبِ اعجاز آپ ﷺ کا اعجاز*
ہم اپنے سر پہ کرم کا سحاب رکھتے ہیں!

*

نعتؐ

جو نبیؐ کا ثنا خواں نہیں ہے ÷ وہ مسلمان مسلماں نہیں ہے
مصطفےؐ کا جو عرفاں نہیں ہے ÷ مطمئن آج انساں نہیں ہے
ہم گریزاں سہی مصطفےؐ سے ÷ اُن کی رحمت گریزاں نہیں ہے
رحمتوں سے نوازا ہے سب کو ÷ آپؐ کا کس پہ احساں نہیں ہے
ختم ہے آپؐ پر ہر فضیلت ÷ آپؐ سا کوئی انساں نہیں ہے
وحشیوں کو بھی انساں بنایا ÷ کیا یہ کار نمایاں نہیں ہے
جو عمل بھی کیا مصطفےؐ نے ÷ کیا وہ تفسیرِ قرآں نہیں ہے
آمد آمد ہے خیر الوریٰ کی ÷ بے سبب یہ چراغاں نہیں ہے
مصطفےؐ سے محبت کا دعویٰ ÷ عشق مشکل ہے آساں نہیں ہے
ہاتھ میں دامنِ مصطفےؐ ہے ÷ اب بھٹکنے کا امکاں نہیں ہے

ہے یہ اعجاز* نورِ نبیؐ کا،
آئینہ خود تو حیراں نہیں ہے!

*

نعتؐ

کوچۂ شاہِ دیں سے ملتی ہے ؛ ہر بلندی یہیں سے ملتی ہے

آج بھی روشنی زمانے کو ؛ اسوۂ شاہِ دیں سے ملتی ہے

کون کافر ہے کون ہے مومنؔ ؛ یہ سند بھی یہیں سے ملتی ہے

زینتِ بزمِ کائنات ہیں آپ ؛ گھر کو رونق مکیں سے ملتی ہے

پوچھتا ہوں میں سب طیّبہ میں ؛ یہ زمیں کس زمیں سے ملتی ہے

ہر نبیؑ کو سند رسالت کی ؛ خاتم المرسلینؐ سے ملتی ہے

صدقۂ مصطفٰےؐ سمجھتے ہیں ؛ جب بھی نعمت کہیں سے ملتی ہے

رہگزارِ دیارِ مصطفویؐ ؛ راہِ عرشِ بریں سے ملتی ہے

جس کو اعجازؔ* خلد کہتے ہیں
شافع المذنبیںؐ سے ملتی ہے!

*

۵

نعت

وہ نبیؐ حق نے انتخاب کیا ؎ جس نے ذرّوں کو آفتاب کیا

مصطفےٰؐ کی مثال کیا ہوگی ؎ جو کیا کام لاجواب کیا

اپنے کردار بے مثالی سے ؎ ہر بُرائی کا سدّباب کیا

جیسے بچوں کو کوئی سمجھائے ؎ اسطرح قوم سے خطاب کیا

دشمنوں پر بھی رحم فرمایا ؎ سب کو رحمت سے فیض یاب کیا

آپؐ نے بن کے رحمتِ عالم ؎ دُور ہر دِل سے اضطراب کیا

اتباعِ رسولؐ کی جس نے ؎ اس کو خالق نے کامیاب کیا

دونوں عالم میں وہ ہُوا رسوا ؎ آپؐ سے جس نے اِجتناب کیا

جب بھی اعجازؔ نعتِ پاک لکھی

ہم نے قرآن سے اکتساب کیا!

★

نعتؐ

جب دیارِ نبیؐ میں قدم آ گئے ∴ یوں لگا جیسے اپنوں میں ہم آ گئے

زیرِ دامانِ شاہِ اُممؐ آ گئے ∴ حادثو دُور اب تم سے ہم آ گئے

اس کی عظمت مسلّم ہے کونین پر ∴ عرش تک جس بشر کے قدم آ گئے

ظلم کی دھوپ سے بھٹک رہا تھا بشر ∴ مصطفٰیؐ بن کے ابرِ کرم آ گئے

اپنی منزل سے گمراہ تھا آدمی ∴ رہنما بن کے شاہِ اُممؐ آ گئے

مدحتِ مصطفٰیؐ کا صلہ مل گیا ∴ بارگاہِ رسالت میں ہم آ گئے

آج طیبہ میں اذنِ حضوری ملا ∴ کام آنسو ترے چشمِ نم آ گئے

راہِ حق چھوڑنے کا نتیجہ ہے یہ ∴ کس قدر راہ میں پیچ و خم آ گئے

راہِ ہستی میں اعجازؔ ہر گام پر
کام آقاؐ کے نقشِ قدم آ گئے!

*

نعتؐ

ہیں کتنے محترم وہ بشر مصطفیٰؐ کے ساتھ
گزرے ہیں جن کے شام و سحر مصطفیٰؐ کے ساتھ

بے رنگ و نور تھی یہ فضائے بساطِ دہر
آئی بہارِ شام و سحر مصطفیٰؐ کے ساتھ

ذہنِ بشر کو جہلِ خرد سے ملی نجات،
آیا شعورِ فکر و نظر مصطفیٰؐ کے ساتھ

دیتے تھے سنگریزے گواہی رسولؐ کی
ہوتے تھے ہمکلام شجر مصطفیٰؐ کے ساتھ

محسوس ہو رہا ہے یہ طیبہ کی راہ میں
طے کر رہے ہیں جیسے سفر مصطفیٰؐ کے ساتھ

سدرہ سے آگے بڑھنے کی کوشش تو کی بہت
جبریل چل سکے نہ مگر مصطفیٰؐ کے ساتھ

دنیا پہ فرض ہوگا ہمارا بھی احترام
ہم منسلک رہیں گے اگر مصطفیٰؐ کے ساتھ

اعجاز* وہ بھی صاحبِ اعجاز ہو گیا
اک عمر جس نے کی ہے بسر مصطفیٰؐ کے ساتھ

نعتؐ

سارے دنیا کے کام آئے ہیں ٭ جو اصول آپؐ نے بتائے ہیں
مصطفےٰؐ کے خلوص کے صدقے ٭ پھول بخشے ہیں زخم کھائے ہیں
تا قیامت رہیں گے وہ روشن ٭ جو چراغ آپؐ نے جلائے ہیں
ہم نے ہر زاویئے سے سوچا ہے ٭ دونوں عالم پہ آپؐ چھائے ہیں
اک شکن بھی نہ آئی ماتھے پر ٭ ہر اذیت پہ مسکرائے ہیں
آپؐ کے جسم کا نہیں سایا ٭ آپؐ پر رحمتوں کے سائے ہیں
جب بھی چھیڑا ہے ذکرِ زلفِ رسولؐ ٭ نکہتوں کے پیام آئے ہیں
جن کو طیبہ میں موت آئی ہے ٭ آبِ کوثر سے وہ نہائے ہیں

مرتبے سب نے صاحبِ اعجازؔ
آپؐ ہی کے طفیل پائے ہیں!

★

نعتؐ

از ازل تا ابد آپؐ کا سلسلہ یا حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
آپؐ ہی ابتدا آپؐ ہی انتہا یا حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا

بزمِ کونین میں نور ہے آپؐ کا یا حبیبِ خُدا یا حبیبِ خُدا
آپؐ ہیں شمس الضحیٰ آپ بدرُ الدّجےٰ یا حبیبِ خُدا یا حبیبِ خُدا

آپؐ کی ہر صفت فہم سے ماورا یا حبیبِ خُدا یا حبیبِ خُدا
کوئی سمجھے گا کیا آپؐ کا مرتبہ یا حبیبِ خدا یا حبیبِ خُدا

خلقتِ اوّلیں شاہِ دُنیا و دیں خاتم المرسلیں زیبِ عرش و زمیں
اور کوئی نہیں آپؐ کے ماسوا یا حبیبِ خُدا یا حبیبِ خُدا

آپؐ عالی نسب آپؐ اُمّی لقب آپؐ شاہِ عرب رحمتوں کا سبب
مخزنِ علم و فن بحرِ جود و سخا یا حبیبِ خُدا یا حبیبِ خُدا

زینتِ آسماں منزلِ عارفاں رہبرِ کاملاں ہادیٔ گمرہاں،
مشعلِ راہِ حق آپؐ کے نقشِ پا یا حبیبِ خُدا یا حبیبِ خُدا

آپؐ کا آستاں جنتِ عاشقاں آپؐ کی ذات ہے فخرِ کون و مکاں
آپؐ کے نام پر سب کے دل ہیں فدا یا حبیبِ خُدا یا حبیبِ خُدا

راہ پُر خار ہے لاکھ دشوار ہے ہر قدم باد ہے سخت آزار ہے
آپؐ کا نامِ نامی ہے مشکل کشا یا حبیبِ خُدا یا حبیبِ خُدا!

مالکِ بحر و بر شاہِ جن و بشر رہبرِ معتبر اپنے اعجازؔ پر
ہو کرم روز و شب لطف صبح و مسا یا حبیبِ خدا یا حبیبِ خُدا

نعتؐ

آمدِ محبوبؐ داور دیکھیے ⁖ آگیا بہتر سے بہتر دیکھیے!

عرش سے بالا ہے جن کا مرتبہ ⁖ وہ قدم فرشِ زمیں پر دیکھیے!

باعثِ اتمامِ نعمت کون ہے ⁖ ہے نبوت ختم کس پر دیکھیے!

اُن کی صورت خود نظر آجائیگی ⁖ دِل کو آئینہ بنا کر دیکھیے!

دِل سے اُن کا نام لیجیے اور پھر ⁖ کیسے بنتا ہے مقدر دیکھیے!

ہے جو دیدارِ نبیؐ کی آرزو ⁖ دِل سے کچھ پردے ہٹا کر دیکھیے!

ہم بھی ہیں محتاجِ چشمِ التفات ⁖ اس طرف بھی بندہ پرور دیکھیے!

آگیا لب پر مرے ذکرِ نبیؐ ⁖ اوج پر پہنچا مقدر دیکھیے!

کیجیے قرآں* سی نعمت پہ غور
اور اعجازِ* پیمبرؐ دیکھیے!

★

نعت ﷺ

مجرموں پر جو ان کی نظر ہو گئی ؛ عمر بھر کی خطا درگزر ہو گئی

بڑھ گئیں حد سے جب کفر کی ظلمتیں ؛ جلوہ گر ذاتِ خیرالبشرؐ ہو گئی

عرش تک کیا پہونچتی ہماری نظر ؛ ذاتِ محبوبؐ رب راہبر ہو گئی

ماہ و خورشید نقشِ قدم بن گئے ؛ کہکشاں گردِ راہِ سفر ہو گئی

ہر قدم رہنمائی کی معراج تھا ؛ راہِ حق آپؐ کی رہگزر ہو گئی

اے زہے رونقِ شمعِ بزمِ یقیں ؛ زندگی کس قدر معتبر ہو گئی

شامِ غم وہ تصور میں کیا آ گئے ؛ رات ہونے سے پہلے سحر ہو گئی

قلب ذکرِ نبیؐ سے بہلتا رہا ؛ چین سے زندگانی بسر ہو گئی

جب بھی طیبہ کی جانب بڑھائے قدم ؛ رحمتِ کبریا ہم سفر ہو گئی

ان کے اسمِ گرامی کا اعجاز* ہے ،
بے اثر تھی دعا بااثر ہو گئی !

*

نعتؐ

دُنیا سے نقشِ جہل مٹانے ضیا چلی ؛ آئے حضورؐ علم و عمل کی ہوا چلی !
اِک سیلِ نور کوئے نبیؐ سے رواں ہوا ؛ رحمت کے موتیوں کو لٹانے گھٹا چلی !
تعلیمِ مصطفٰےؐ کا بتدریج اثر ہوا ؛ دُنیا پلٹ کے راہِ ہدایت پہ آ چلی !
روشن ہوئے دماغ دو عالم مہک گئے ؛ دوشِ صبا پہ نکہتِ خیرالوریٰؐ چلی !
ناسور دِل کے خاکِ مدینہ سے بھر گئے ؛ بیمار رُوح جانبِ دارالشفا چلی !
لے کر خدا کا نام مقابل ہم آ گئے ؛ طوفاں بدوش جب کوئی موجِ بلا چلی !
دونوں جہاں میں اُس کے مراتب ہوئے بلند ؛ جو زندگی بحکمِ رسُولؐ خدا چلی !
ہے مُہر ثبت نام رسالتمآبؐ کی ؛ رحمت بدوش آج ہماری دُعا چلی !

اعجازؔ معجزہ ہے یہ خلقِ رسُولؐ کا
ظلم و ستم کے دَور میں رسمِ وفا چلی

★

نعتؐ

شافعِ روزِ جزا شاہِ انامؐ آتے ہیں ؛ مقتدی جن کے نبیؑ ہیں وہ امام آتے ہیں

جلوۂ ماہِ رسالت سے جو پاتے ہیں ضیاؔ ؛ روشنی بن کے زمانے کے وہ کام آتے ہیں

روح کو چین سکوں دل کو جہاں ملتا ہے ؛ راہِ طیبہ میں سب ایسے ہی مقام آتے ہیں

عظمتِ دار و رسن اور بھی بڑھ جاتی ہے ؛ سر فروشانِ نبیؐ جب تہہِ دام آتے ہیں

خلد میں ساقیٔ کوثر کی عطا کے صدقے ؛ جام آتے ہیں مگر نام بنام آتے ہیں

باادب ہے جو درِ خلد پہ رضواں حاضر ؛ سن لیا ہے کہ محمدؐ کے غلام آتے ہیں

شرط اتنی ہے انہیں دل سے پکارے کوئی ؛ وہ مصیبت میں ہر انسان کے کام آتے ہیں

باادب آتے ہیں جبریل درِ اقدس پہ ؛ کس محبت سے محبت کے پیام آتے ہیں

یہ بھی سرکارِ دوعالم کا کرم ہے اعجازؔ*
عرش سے خاک نشینوں کو سلام آتے ہیں!

*

نعتؐ

جو لوگ سند پا کے مدینے سے چلے ہیں
ہر حال میں وہ لوگ قرینے سے چلے ہیں

یہ سلسلے نکہت کے جو غنچوں سے ہیں گل تک
سرکارِ دو عالمؐ کے پسینے سے چلے ہیں

تا حشر ہر انسان کو سیراب کریں گے
یہ علم کے دریا جو مدینے سے چلے ہیں

معراجِ بشر نسبتِ محبوبؐ خدا ہے،
ہم سوئے ترقی اسی زینے سے چلے ہیں

وہ لوگ جو سرکارِ دو عالمؐ کے ہیں پیرو
قرآن لگائے ہوئے سینے سے چلے ہیں

اس سوچ میں گم ہیں درِ اقدس سے پلٹ کر
ہم خلدِ بریں سے کہ مدینے سے چلے ہیں

اعجازؔ یہ ہے صاحبِ اعجاز کا اعجاز
طوفان جو بچ بچ کے سفینے سے چلے ہیں

*

نعتؐ

ختم دُنیا سے ظلمت گری ہو گئی ٭ مصطفٰےؐ آ گئے روشنی ہو گئی !

راہِ توحید میں آپؐ کی ذات سے ٭ حشر تک کے لئے رہبری ہو گئی !

ابتدائے نبوّت ہوئی آپؐ سے ٭ آپؐ پر ختم پیغمبری ہو گئی !

آپؐ کے خلق نے کام ایسا کیا ٭ دشمنی خود بخود دوستی ہو گئی !

آپؐ سے رب ملا آپؐ ہم سے ملے ٭ کس قدر فاصلوں میں کمی ہو گئی !

وحیِ حق بن گئی مصطفٰےؐ کی زباں ٭ منہ سے جو بات نکلی وہی ہو گئی !

پیرویِ رسولِ مکرم جو کی ٭ زندگی واقعی زندگی ہو گئی !

رنگ لا کر رہی نسبتِ مصطفٰےؐ ٭ کیا سے کیا فطرتِ آدمی ہو گئی !

ہے یہ اعجازؔ اعجازِ نعتِ نبیؐ
محترم شخصیت آپ کی ہو گئی !

*

نعت

اس جہاں میں مصطفےٰ جب آ گئے ٭ ہر طرف رحمت کے بادل چھا گئے!
پیرویٔ مصطفےٰ کرتے ہوئے، ٭ وسعتِ کونین پر ہم چھا گئے!
جاں نثارانِ شہِ ابرار بھی ٭ کیسے کیسے فیصلے فرما گئے!
ہو گئے انساں حقیقت آشنا ٭ آپ کو پا کر خدا کو پا گئے!
اپنی فکرِ نکتہ رس سے مصطفےٰ ٭ مسئلے الجھے ہوئے سلجھا گئے!
کل جو انساں تھے شکارِ گمرہی ٭ جادۂ منزل انھیں دکھلا گئے!
آپ کے اخلاق کا عالم یہ تھا ٭ دشمنوں پر بھی کرم فرما گئے!
بُت پرستوں پر حقیقت کھُل گئی ٭ کس کو کہتے ہیں خدا سمجھا گئے!
وقتِ مشکل جب کہا یا مصطفےٰ ٭ حادثوں کو بھی پسینے آ گئے!

مصطفےٰ اعجاز* بن کر آئے تھے،
کیسے کیسے معجزے دکھلا گئے!

★

نعتؐ

آئینہ زندگی ہے رسالتمآب کی، ؛ بچپن کا تذکرہ ہو کہ باتیں شباب کی

میں اور نعتِ پاک رسالتمآب کی ؛ ذرّے سے کیا بیاں ہو صفت آفتاب کی

ٹوٹے دلوں کو جوڑ دیا جس کے پیار نے ؛ کیا بات تھی حبیبؐ خدا کے خطاب کی

میں پیروکار احمدِ مرسلؐ ہوں دوستو ؛ دُنیا نے داد دی ہے مرے انتخاب کی

جس نے کیا حضورؐ کی سیرت سے انحراف ؛ اس شخص نے حیاتِ دو روزہ خراب کی

اقوالِ مصطفٰےؐ سے نہیں ہیں جو باخبر ؛ باتیں وہ لوگ کرتے ہیں سُرخ انقلاب کی

محروم ہیں وہ رحمتِ پروردگار سے ؛ تعریف کر رہے ہیں جو جامِ شراب کی

پہلے ہی بخش دے گا خُدا امتِ حبیبؐ ؛ نوبت نہ آسکے گی سوال و جواب کی

ہر صبح آ کے روضۂ شاہِ انامؐ پہ ؛ صدقہ اتارتی ہے کرن آفتاب کی

اعجازؔ ان کے نام کا اعجاز دیکھئے،
اللہ نے ہماری دُعا مستجاب کی!

*

نعتؐ

جب نقشِ کفِ پائے سرکارؐ نظر آئے ۔۔ ذرّے رہِ ہستی کے ضوبار نظر آئے

کچھ ایسی بہاریں تھیں عہدِ شہِؐ بطحیٰ میں ۔۔ جتنے بھی چمن دیکھے بے خار نظر آئے

آقاؐ کی غلامی کا اعزاز ملا جن کو ۔۔ وہ لوگ دو عالم کے مختار نظر آئے

تعلیم شہِ بطحیٰؐ ہر گام پہ کام آئی ۔۔ دشوار جو رستے تھے ہموار نظر آئے

سرکارِ دو عالمؐ کی سیرت پہ عمل کیجئے ۔۔ جب ہاتھ میں دشمن کے تلوار نظر آئے

اقدارِ شریعت کا فقدان سمجھ لینا ۔۔ جب خلق کی بوسیدہ دیوار نظر آئے

میخانۂ بطحیٰ میں جو آہ طلب پہونچے ۔۔ جامِ مئے وحدت سے سرشار نظر آئے

اخلاقِ محمدؐ کی ان سب میں جھلک پائی ۔۔ روشن ہیں جتنے بھی مینار نظر آئے

جن لوگوں کی تربیت سرکارؐ نے فرمائی ۔۔ وہ لوگ زمانے کے معمار نظر آئے!

سرکارؐ کی رحمت کا دریا ہے عجب دریا ۔۔ جو غرق ہوئے اس میں وہ پار نظر آئے

جب نورِ مجسم کا اعجازؔ ہوا ظاہر
ہر سمت زمانے میں انوار نظر آئے!

★

نعت

بلند عرشِ بریں سے مقام کس کا ہے ٭ درود پڑھتے ہیں جس پہ وہ نام کس کا ہے؟

یہ بات آپ کو قرآن خود بتائے گا، ٭ نزول کس پہ ہوا ہے کلام کس کا ہے؟

وہ کس کی ذات ہے جو رحمتِ دو عالم ہے ٭ خلوص و عجز و محبت پیام کس کا ہے؟

یہ کس کے نام سے روشن ہیں علم و فن کے چراغ ٭ برائے عالمِ امکان نظام کس کا ہے؟

وہ کون ہے کہ جسے کہیے محسنِ اعظم ٭ پیامِ خاص برائے عوام کس کا ہے؟

شراب خانۂ وحدت کا کون ہے ساقی ٭ مئے طہور سے لبریز جام کس کا ہے؟

یہ جشن کس کی ولادت کا ہے بتائے کوئی ٭ یہ اہتمام بصد احترام کس کا ہے؟

بصد خلوص جو لائے ہیں جبرئیل امیں ٭ وہ کس بشر کے لئے ہے سلام کس کا ہے؟

رسول یوں تو سبھی اسم بامسمیٰ ہیں،
جو معجزہ ہے وہ (اعجازؔ) نام کس کا ہے؟

★

نعتؐ

اللہ رے یہ منزلِ معیارِ مصطفےٰ ؛ ہر منصبِ جلیل سزاوارِ مصطفےٰ

ہر دور میں رہے گا جو دُنیا کا رہنما ؛ اخلاقِ مصطفےٰ ہے وہ کردارِ مصطفےٰ

آئینہ دارِ سیرتِ خیرالانام تھے ؛ اصحابؓ باصفا تھے وفادارِ مصطفےٰ

دُنیا میں دینِ حق کی اشاعت کے واسطے ؛ موجود آج بھی ہیں رضا کارِ مصطفےٰ

شاہ و گدا کا فرق نہیں ہے جہاں کوئی ؛ دربارِ مصطفےٰ ہے وہ دربارِ مصطفےٰ

ہم غیر کے اصول کو اپنائیں کس لیے ؛ اپنے لیے مثال ہے کردارِ مصطفےٰ

مدحت سرا رسولؐ کے انسان ہی نہیں ؛ اللہ کا بھی شغل ہے اذکارِ مصطفےٰ

مہتاب کیا ہے عکسِ جبینِ رسولؐ ہے ؛ خورشید کیا ہے پرتوِ رخسارِ مصطفےٰ

اب دِل سے دور ہے غمِ دُنیا و آخرت ؛ بیٹھا ہوں زیرِ سایۂ دیوارِ مصطفےٰ

اعجازؔ ان کا فہم سے بالا ہے مرتبہ
جو بن گئے ہیں خادمِ سرکارِ مصطفےٰ

نعتؐ

غلط رواج کو زرّیں اصول نے بدلا ؛ نظامِ دہر کو آکر رسولؐ نے بدلا!
چمن میں ربطِ گل و خار ہو گیا پیدا ؛ مزاجِ موسمِ گل ایک پھول نے بدلا!
ہر آدمی ہے اب انسانیت کے جامے میں ؛ چلن بشر کا شعارِ رسولؐ نے بدلا!
جہانِ کفر پہ اسلام ہو گیا غالب ؛ اندھیرا نورِ نبیؐ کے حصول نے بدلا!
دلوں کی آگ بجھا دی سحابِ رحمت نے ؛ شعارِ ظلم کرم کے نزول نے بدلا!
قدم قدم پہ چراغِ اصول روشن تھے ؛ رُخِ حیات ہماری ہی بھول نے بدلا!

یہ اور بات کہ اعجازؔ ہم بدل نہ سکے
وگرنہ سارے جہاں کو رسولؐ نے بدلا!

*

نعت ﷺ

دیدہ و دِل سجود میں آئے ؎ جب حرم کی حدود میں آئے

منتقل ہو کے عرش سے جلوے ؎ مصطفےٰ ﷺ کے وجود میں آئے

ہم برائے محمدِ عربی ﷺ ؎ عالمِ ہست و بود میں آئے

آپ ﷺ کو حق نے جب کیا تخلیق ؎ دونوں عالم وجود میں آئے

آپ ﷺ جب آئے باغِ عالم میں ؎ رنگ و نکہت ورود میں آئے

جب تصوّر کیا مدینے کا ؎ لُطف کیا کیا درود میں آئے

دیکھے اعجازِ مصطفےٰ ﷺ اعجازؔ

ہم جو بزمِ شہود میں آئے

★

نعت ﷺ

رات دِن دونوں جہاں پر ہے نوازش آپؐ کی ؛ چاند میں نور آپؐ کا سورج میں تابش آپؐ کی!
ایک لفظِ کُن سے پیدا ہوگئی کل کائنات ؛ جب ہوئی منظور خالق کو نمائش آپؐ کی!
آپؐ ہی کا دین ہے بزمِ جہاں میں ہر طرف ؛ یہ کرم اللہ کا ہے اور کاوش آپؐ کی!
ہر دُعا مقبول ٹھہری ہر تمنّا کامیاب ؛ ردّ نہ کی اللہ نے کوئی گزارش آپؐ کی!
منہمک ہیں آپؐ کی توصیف میں دونوں جہاں ؛ ذرّے ذرّے کی زباں پہ ہے ستائش آپؐ کی!
دونوں عالم پر حکومت اور اتنی سادگی ؛ ایک بوسیدہ مکاں میں تھی رہائش آپؐ کی!
بے سروساماں ہوں میرا یہ ہے یہ زادِ سفر ؛ آپؐ کے جلوے نظر میں دِل میں خواہش آپؐ کی!
رحمت اللعالمیں کس کا لقب ہے، آپؐ کا ۔ ؛ حشر میں کام آئے گی کس کی سفارش آپؐ کی!

سر سے پا تک مصطفےٰ اعجازؔ ہی اعجاز ہیں
بارہا کی کافروں نے آزمائش آپؐ کی!

★

نعتؐ

منکر جو آپ کا شہِ ابرارؐ ہو گیا ∴ دُنیا کی ظلمتوں میں گرفتار ہو گیا

تقلید جس نے کی ہے رسالتمآبؐ کی ∴ اللہ کے کرم کا سزاوار ہو گیا

اللہ رے یہ فیض رسالتمآبؐ کا ∴ انسان کتنا صاحبِ کردار ہو گیا

ذہنوں کو مصطفٰےؐ کی قیادت بدل گئی ∴ باطل پرست حق کا پرستار ہو گیا

دُنیا میں استقامتِ خیر الانامؐ سے ∴ کتنا بلند عزم کا معیار ہو گیا

تربیتِ رسولؐ کا اعجاز دیکھئے ∴ دُنیا میں عام جذبۂ ایثار ہو گیا

بعثت سے قبل مثلِ بیاباں تھا یہ جہاں ∴ جب آ گئے حضورؐ تو گلزار ہو گیا

دامانِ مصطفٰےؐ میں جسے مل گئی پناہ ∴ وہ شخص رحمتوں کا سزاوار ہو گیا

اعجازؔ* جلوۂ رُخِ احمدؐ تو دیکھئے
آئینۂ حیات ضیا بار ہو گیا!

*

نعتؐ

باعثِ ایجادِ عالم وارثِ کونین ہے
ذاتِ احمدؐ خالق و مخلوق کے مابین ہے

پا برہنہ طور پہ جاتے تھے روزانہ کلیم
ذاتِ احمدؐ عرشِ اعظم پر مع نعلین ہے

بے مکانِ لامکاں میں آج وہ انساں مکیں
آبروئے عرش ہے جو زینتِ قوسین ہے

میری عسرت کو ہے نسبت ایک ایسے شخص سے
جس کے دامانِ تہی میں دولتِ دارین ہے

گنبدِ خضرا کے جلوے دیکھنے کے واسطے
کب سے نظریں منتظر ہیں کب سے دِل بے چین ہے

کہہ رہے ہیں اہلِ فن معجز بیاں (اعجاز*) کو
یہ کرم ہے مصطفٰےؐ کا اور خدا کی دین ہے!

*

نعتؐ

آج دُنیا میں شاہِ انام آگیا ؛ انبیائے سلف کا امام آگیا

ساقی رندوں میں یوں لیکے جام آگیا ؛ جیسے تاروں میں ماہِ تمام آگیا

جب کبھی راہِ مشکل میں ٹھوکر لگی ؛ لب پہ بے ساختہ انؐ کا نام آگیا

مصطفیٰؐ نے ادب کی وہ تعلیم دی ؛ اپنی ہستی کا بھی احترام آگیا

سب کو جینے کے انداز سکھلا دیئے ؛ آپؐ کا خلق دُنیا کے کام آگیا

رنگ اور نسل کے تفرقے مٹ گئے ؛ آپؐ آئے تو ایسا نظام آگیا

قافلے منزلوں پر پہونچنے لگے ؛ رہبری کو خدا کا کلام آگیا

بادہ نوشوں کو دَم بھر نہ فرصت ملی ؛ ایک جام اٹھ گیا ایک جام آگیا

نظمِ میخانۂ مصطفیٰؐ دیکھیئے ؛ ہاتھ بڑھنے نہ پایا کہ جام آگیا

رفعتِ مصطفیٰؐ کا یہ اعجاز* ہے

زیرِ پا عرش جیسا مقام آگیا!

★

نعتؐ

دِل میں جو حبِّ محمدؐ کو نہاں رکھتے ہیں ؛ بند غنچوں کی طرح اپنی زباں رکھتے ہیں !

بے خبر رہتے ہیں خود سے جو بیادِ احمدؐ ؛ ایسے انساں خبرِ کون و مکاں رکھتے ہیں !

کیا سمجھتے ہو گدایانِ درِ احمدؐ کو، ؛ اپنے دامن میں متاعِ دو جہاں رکھتے ہیں!

ان کو دکھلا دے کوئی روضۂ اقدس کا سماں ؛ ذہن میں اپنے جو تخیّلِ جناں رکھتے ہیں!

کامرانی کا سبب پوچھنے والو ہم سے ؛ نامِ محبوبؐ خدا وردِ زباں رکھتے ہیں!

فتنۂ کفر وہاں سر کو اٹھاتا ہی نہیں ؛ ان کے شیدائی قدم اپنا جہاں رکھتے ہیں!

مصلحت گوئی سے جن کو نہیں نسبت کوئی ؛ منفرد اپنا وہ اندازِ بیاں رکھتے ہیں !

عاشقانِ شہہ بطحا کے دِلوں کی وسعت ؛ دِل کے ہر گوشے میں گلزارِ جناں رکھتے ہیں!

ہم تو اعجاز* ہیں اعجازِ نبیؐ کے قائل
دُور ہم دِل سے ہر اک وہم و گماں رکھتے ہیں !

*

نعتؐ

حبیبؐ خدا افتخارِ دو عالم ؛ سکونِ دل و جاں قرارِ دو عالم

محمدؐ سے قائم بہارِ دو عالم ؛ محمدؐ کی رحمت حصارِ دو عالم

کہاں ہم کہاں مدحِ شاہِ مدینہ ؛ ثنا خواں ہے پروردگارِ دو عالم

قدم جس کے ہیں زینتِ عرش اور فرش ؛ وہی ذات ہے شاہکارِ دو عالم

ازل سے ابد تک رسالت ہے جس کی ؛ وہ انسان ہے تاجدارِ دو عالم

اک اُمّی لقب کا ہے مرہونِ منت ؛ شعورِ دو عالم شعارِ دو عالم

جمالِ رُخِ مصطفےٰؐ سے خدا نے ؛ سنوارے ہیں نقش و نگارِ دو عالم

خدا کی قسم! مصطفےٰؐ کے علاوہ ؛ نہیں ہے کوئی غمگسارِ دو عالم

سلام اُس کی سادہ مزاجی پہ لاکھوں ؛ جو ہے صاحبِ اقتدارِ دو عالم

درود ایسے انساںؐ پہ اعجاز* بے حد
اُٹھائے ہوئے ہے جو بارِ دو عالم!

★

نعتؐ

میں جب روئے شاہِ اُممؐ دیکھتا ہوں ∴ خُدا کو خُدا کی قسم دیکھتا ہوں

وہ قرآں ہو یا لوحِ عرشِ بریں ہو ∴ محمدؐ کی مدحت رقم دیکھتا ہوں

محمدؐ کے افکار کی روشنی میں ∴ منوّر فضائے حرم دیکھتا ہوں

ازل ہی سے پائے حبیبِؐ خُدا پر ∴ جبینِ دو عالم کو خم دیکھتا ہوں

مدینے کا گلشن وہ گلشن ہے جس پر ∴ تصدق بہارِ ارم دیکھتا ہوں

نہیں کوئی غم خوار انؐ سے زیادہ ∴ انہیں شاملِ ہر الم دیکھتا ہوں

جہاں قدسیوں کی رسائی نہیں ہے ∴ وہاں مُصطفٰےؐ کے قدم دیکھتا ہوں

میں فردِ عمل دیکھ کر روزِ محشر ∴ تمہیں یا شفیعِؐ اُممؐ دیکھتا ہوں

جہاں ذکر ہوتا ہے محبوبِؐ ربّ کا ∴ وہاں پر کرم ہی کرم دیکھتا ہوں

رقم کر رہا ہوں صفاتِ محمدؐ ∴ میں آج اپنا زورِ قلم دیکھتا ہوں

یہ اعجاز* ہے خاکِ پائے نبیؐ کا
میں کب جانبِ جامِ جم دیکھتا ہوں!

نعتؐ

سب سے پہلے رب کی مدحت کیجئے ✽ پھر بیان شانِ رسالتؐ کیجئے

زندگی میں سیرِ جنت کیجئے ✽ کوئے احمدؐ کی زیارت کیجئے

جادۂ حق پر چلیں تا زندگی ✽ اپنے بچوں کو نصیحت کیجئے

بن کے دنیا میں غلامِ مصطفیٰؐ ✽ دونوں عالم پر حکومت کیجئے

دیکھئے پھر وصفِ روئے مصطفیٰؐ ✽ سامنے قرآں کے صورت کیجئے

نذرِ سرکارِؐ دو عالم کے لئے ✽ پیش کچھ اشکِ محبت کیجئے

مصطفیٰؐ پر بھیجئے ہر دم درود ✽ اپنے ایماں کی وضاحت کیجئے

چاہیئے گر دین و دنیا کا وقار ✽ شاہِ بطحاؐ کی اطاعت کیجئے

صاحبِ اعجازؐ اس اعجازؔ کو
معجزہ کوئی عنایت کیجئے!

★

نعت

وہ نورِ حق ہیں قسم خدا کی یہ لوگ اہلِ نظر نہیں ہیں
بشر کا جامہ پہن لیا ہے مگر وہ ہم سے بشر نہیں ہیں!

نبیؐ کے نقشِ قدم پہ چلیے نجات کی ہے جو دل میں خواہش
جو ان کی راہوں سے ہٹ گئے ہیں وہ لوگ جوہر نگر نہیں ہیں

زوال ساماں جو نیکیاں ہیں فروغِ باطل سے یہ عیاں ہے
حبیبِ ربّ کا ہو جن میں سودا انہوں پہ اب ایسے سر نہیں ہیں

قدم قدم پہ تباہیوں سے جو واسطہ ہم کو پڑ رہا ہے
دکھائی تھی جو نبیؐ نے ہم کو ہم آج اس راہ پر نہیں ہیں

غمِ نبیؐ کا کرم نہ پوچھو عطا کئے ہیں وہ اشک مجھ کو
فلک پہ ایسے نہیں ستارے صدف میں ایسے گہر نہیں ہیں

نبیؐ کی فرقت میں رونے والے ہیں خام آہیں فضول نالے
خبر ہے دونوں جہاں کی ان کو کسی سے وہ بے خبر نہیں ہیں!

جو حکم ہو تو مدینے آؤں ملے جو فرصت تو کچھ سناؤں
حضورؐ! میرے الم کے قصے طویل ہیں مختصر نہیں ہیں

نسیمِ باغِ مدینہ آئی حبیبِ حق کا پیام لائی
قفس سے مل تو گئی رہائی شکستہ بازو ہیں پر نہیں ہیں!

یہ راز اہلِ وفا سے پوچھو یقیں نہ آئے خُدا سے پوچھو
یہی تو اعجازِ مصطفےٰ ہے کہ سامنے ہیں مگر نہیں ہیں!

نعت ؐ

جب تصوّر میں مدینے کی طرف جاتا ہوں میں
وسعتِ کونین کو سمٹا ہوا پاتا ہوں میں!

روزِ اوّل ہی سے ہوں مستِ شرابِ معرفت
گردشِ ایام کو خاطر میں کب لاتا ہوں میں

سیرتِ خیرالوریٰ پیشِ نظر ہے دوستو،
سنگ برساتی ہے دُنیا پھول برساتا ہوں میں

جب کہ سبحان الذی اسرا پہ پڑتی ہے نظر،
گردشِ ایام کو ٹھہرا ہوا پاتا ہوں میں

دِل نے پایا ہے بہ فیضِ مصطفےٰؐ وہ حوصلہ،
حادثوں کی راہ میں دیوار بن جاتا ہوں میں

سوئے طیبہ اس طرح گرمِ سفر ہوں دوستو!
نعتِ احمدؐ لب پہ ہے اور جھومتا جاتا ہوں میں!

جب بیاں کرتا ہے کوئی معجزاتِ مصطفےٰؐ،
مجمعِ اعجاز میں اعجار* کھو جاتا ہوں میں!

نعت

جو بفیضِ مصطفےٰؐ آئے مرے دامن میں پھول،
میں نے دیکھے ہی نہیں ایسے کسی گلشن میں پھول

عہدِ موسیٰ میں ہوا تھا جلوہ گر نورِ نبیؐ
آج تک بکھرے ہوئے ہیں وادیٔ ایمن میں پھول

جس قدر کانٹے تھے اخلاقِ نبیؐ نے چن لیے
اب نظر کے سامنے ہیں جابجا گلشن میں پھول

خارزارِ زندگی کو رشکِ گلشن کر دیا،
مصطفےٰؐ نے بھر دیے انسان کے دامن میں پھول

شورِ صلِ علیٰ کے گونج اٹھتی ہے فضا
ابرِ رحمت سے برستے ہیں مرے آنگن میں پھول

آتی جاتی سانس ہے یا باغِ طیبہ کی ہوا
داغِ عشقِ مصطفےٰؐ ہیں دل میں یا گلشن میں پھول

صاحبِ اعجازؐ سے اعجاز ہے یہ التجا،
نعت کے اشعار بن جائیں مرے مدفن میں پھول!

*

نعتؐ

ازل سے بے قرارِ مصطفیٰؐ ہے : ہمارا دِل نثارِ مصطفیٰؐ ہے

کِھلے ہیں معرفت کے پھُول ہر سُو : بڑی دلکش بہارِ مُصطفیٰؐ ہے

خُدا سے پوچھیئے اس دِل کی عظمت : جو دِل طاعت گزارِ مُصطفیٰؐ ہے

حوادث اس سے رہتے ہیں گریزاں : جو انساں جانثارِ مُصطفیٰؐ ہے

نہ ٹھہریں گے قدم قبل از مدینہ : مری منزل دیارِ مُصطفیٰؐ ہے

مری عزّت نہ کیسے ہو جہاں میں : مرے دِل میں وقارِ مُصطفیٰؐ ہے

امیں کہتے ہیں ان کو منکرِ دیں : انہیں بھی اعتبارِ مُصطفیٰؐ ہے

سرِ محشر کہیں گے انبیاء بھی : ہمیں بھی انتظارِ مُصطفیٰؐ ہے

قیامت تک نہ بدلے گی خزاں میں
یہ اعجازؔ بہارِ مصطفیٰؐ ہے!

★

نعتؐ

انہیں اہلِ دُنیا ستاتے گئے ہیں ؛ وہ رحمت کے دریا بہاتے گئے ہیں

وہ ہر وقت میں ساتھ احساس بنکر ؛ وہ ہر دِل کی دھڑکن میں پائے گئے ہیں

زمین و فلک اور ملک جنّ و انساں ؛ محمدؐ کی خاطر بنائے گئے ہیں

وہیں جھک گئی ہے جبینِ عقیدت ؛ جہاں نقشِ پا ان کے پائے گئے ہیں

ان اشکوں کی عظمت خُدا جانتا ہے ؛ جو ہجرِ نبیؐ میں بہائے گئے ہیں

وہ دربار ہے مصطفےٰؐ کا جہاں پر ؛ غلاموں کے رُتبے بڑھائے گئے ہیں

بفیضِ محمدؐ یہ انساں کا رتبہ ؛ فرشتوں سے سجدے کرائے گئے ہیں

ہے کعبہ بھی اپنا مدینہ بھی اپنا ؛ وہاں سر یہاں دِل جھکائے گئے ہیں

چلو چل کے ان کے قدم چُوم لیں ہم ؛ درِ مصطفےٰؐ تک جو آئے گئے ہیں

جو اعجاز* سارے رسُولوں نے پائے
وہ اعجاز سب انؐ میں پائے گئے ہیں

*

نعتؐ

مجھ کو کہتی ہے دُنیا غلام آپؐ کا ÷ یہ کرم ہے شہہ ذوالکرام آپؐ کا
یہ خُدائی تو ہے ساری اللہ کی ÷ اس خُدائی میں ہے انتظام آپؐ کا
مستقل کوئی تنظیم رہتی نہیں ÷ حشر تک کے لئے ہے نظام آپؐ کا
بادشاہوں کو خاطر میں لاتا نہیں ÷ کتنا خوددار ہے ہر غلام آپؐ کا
آج بھی وہ اندھیرے میں ہے جہل کے ÷ جس کے دِل میں نہیں احترام آپؐ کا
قلبِ دشمن کو اخلاق سے موہ لیا ÷ کس قدر تھا حسیں انتقام آپؐ کا
محوِ مدحت ہے آٹھوں پہر زندگی ÷ دِل میں یادِ خدا لب پہ نام آپؐ کا
جو بھی فرما دیا ہوگیا بس وہی ÷ کس قدر ہے مؤثر کلام آپؐ کا

یہ بھی اعجازؔ دیکھے گا اِک دن جہاں ،
ساری دُنیا میں ہوگا نظام آپؐ کا!

*

نعتؐ

عرش کے اور طور کے جلوے ؛ ہیں محمدؐ کے نور کے جلوے

مثلِ موسیٰؑ وہ ہو گیا قرباں ؛ جس نے دیکھے حضورؐ کے جلوے

عرشِ اعظم پہ جب گئے آقاؐ ؛ نور نے دیکھے نور کے جلوے

ایک اُمّی لقب کے دم سے ہیں ؛ فہم و عقل و شعور کے جلوے

دِل کی آنکھیں تو وا کرے کوئی ؛ پاس نکلیں گے دور کے جلوے

بادہ نوشانِ* مصطفیٰؐ کے لئے ؛ ہیں شرابِ طہور کے جلوے

ہے یہ اعجاز* دونوں عالم میں
ہر طرف ہیں حضورؐ کے جلوے!

★

نعتؐ

ذاتِ ختم رسل جب مکیں ہو گئی
اور بھی بزمِ عالم حسیں ہو گئی

جُھک گئی جو بحکمِ رسُولِ خُدا
کس قدر محترم وہ جبیں ہو گئی

زندگی میں کہاں تھیں یہ رعنائیاں
نسبتِ مصطفےٰ سے حسیں ہو گئی

ذہنِ انساں سے تاریکیاں چھٹ گئیں
ضوفشاں شمعِ بزمِ یقیں ہو گئی

جب تصوّر میں شہرِ نبیؐ آگیا
میری تنہائی خلدِ بریں ہو گئی

اس کی قسمت پہ قربان عرشِ بریں
جس کو طیبہ میں حاصل زمیں ہو گئی

ہے یہ اعجازؔ اعجازِ خلقِ نبیؐ
زندگی خود بہار آفریں ہو گئی!

نعتؐ

آئیے ہم سیدِ ابرارؐ کی باتیں کریں ؛ حُسن کی، اخلاق کی، کردار کی باتیں کریں

ہم کو لازم ہے یہی ہم ہیں غلامِ مصطفٰےؐ ؛ جس کے خادم ہیں اُسی سرکارؐ کی باتیں کریں

ساتھ رکھتے ہیں جو اپنے تیغِ خلقِ مُصطفٰےؐ ؛ کس لئے وہ تیر کی تلوار کی باتیں کریں!

ہے اگر درکار ہم کو دین و دُنیا کا وقار ؛ ذکرِ خالق، احمدِ مختارؐ کی باتیں کریں!

جن میں آتی ہو نظر قرآن و سنّت کی جھلک ؛ ہم کو لازم ہے اسی معیار کی باتیں کریں

اوج پر جس کے فدا ہے عرشِ اعظم کا وقار ؛ روضۂ اقدس کے اس مینار کی باتیں کریں

اہلِ ایماں چھوڑ کر افسانۂ فرہاد و قیس ؛ جاں نثارانِ شہِ ابرارؐ کی باتیں کریں

لطف آ جائے کرے تعریف رضواں کی خلد ؛ ہم مدینے کے در و دیوار کی باتیں کریں

مادے کے ارتقاء کو دیکھ کر اعجاز* ہم،
کیوں نہ اعجازِ شہِ ابرارؐ کی باتیں کریں!

*

نعتؐ

شامل ہیں ہم بھی ذکرِ نبیؐ میں خدا کے ساتھ ⁂ نامِ حضورؐ لیتے ہیں صلِّ علیٰ کے ساتھ

ہم خادمانِ ختمِ رسالتمآبؐ ہیں، ⁂ ہے ابتدا ہماری اس انتہا کے ساتھ

ہم کو ملا نہ کوئی محمدؐ سا رہنما ⁂ دیکھا ہے ہم نے چل کے ہر اک رہنما کے ساتھ

مضمر اسی میں لطفِ عبارت ہے دوستو ⁂ ہو مدحتِ رسولؐ ثنائے خدا کے ساتھ

انساں کی عظمتوں سے نہ انکار کیجیے ⁂ اچھا نہیں مذاق یہ خیرالوریٰؐ کے ساتھ

اب کوئی سنگِ راہ نہ روکے گا راستا ⁂ طیبہ غبار بن کے چلے ہم ہوا کے ساتھ

ملتی نہیں ہے جن کی تواریخ میں مثال ⁂ تھے کیسے کیسے لوگ رسولِ خدا کے ساتھ

تصدیقِ مصطفیٰؐ سے ملا ان کو یہ شرف ⁂ صدیقؓ منسلک ہوئے صدق و صفا کے ساتھ

کام آگئیں عمرؓ کے دعائیں رسولؐ کی ⁂ یعنی عمرؓ کو عدل ملا اتقاء کے ساتھ

عثمانؓ کو بھی فیضِ رسالتمآبؐ سے ⁂ ذوالنورین کا لقب ملا حلم و حیا کے ساتھ

اعجازؔ یہ رسولؐ کا اعجاز دیکھیے
خیبر شکن علیؓ ہوئے شیرِ خدا کے ساتھ!

نعت

مدحتِ خیر الوریٰ کا حق ادا ہوتا رہے
چُپ زباں ہو جائے ذکرِ مُصطفیٰؐ ہوتا رہے

اُن کے جلووں سے منوّر دِل مرا ہوتا رہے
خواب میں دیدارِ محبوبِؐ خُدا ہوتا رہے

سلسلہ ٹوٹے نہ رحمت کا کبھی یا مُصطفےٰؐ
حسبِ سابق کچھ نہ کچھ مجھ کو عطا ہوتا رہے

اُن کی چوکھٹ سے کوئی مایوس جا سکتا نہیں
بن کے آنسو خونِ دل صرفِ دُعا ہوتا رہے

حق کی تبلیغ و اشاعت ہم نہ چھوڑیں گے کبھی
کوئی ہوتا ہے اگر ہم سے خفا ہوتا رہے

پیرویٔ حضرتِ حسّان ہم کرتے رہیں
بلبلِ باغِ نبیؐ نغمہ سرا ہوتا رہے!

راہِ طیبہ میں عیاں اعجازؔ یوں اعجاز ہو
ہم ٹھہر جائیں مگر طے راستا ہوتا رہے!

۴
نعت

پھر کیوں نہ حق وہ نعتِ نبیؐ کا ادا کرے ؛ حسّانؓ کی زباں جسے خالق عطا کرے

دِل کو عطا جو عشقِ محمّدؐ خدا کرے ؛ کعبہ ہمارے دِل کی تمنّا کیا کرے

ہر آدمی کو درس دیا ہے رسولؐ نے ؛ کس طرح زندگی کے فرائض ادا کرے

دِل ہے غریقِ بادۂ عرفانِ مصطفےٰ ؛ برہم مزاجِ گردشِ دوراں ہوا کرے

ان کی روش سے ہم نہ ہٹیں گے تمام عمر ؛ غیروں کے نقشِ پا پہ زمانہ چلا کرے

جس کو سکونِ قلب و نظر کی تلاش ہو ؛ اللہ کے حبیبؐ کی طاعت کیا کرے

ہم ہیں سوار کشتیٔ دینِ رسولؐ میں ؛ طوفاں ہزار بحرِ جہاں میں اٹھا کرے

جس دِل پہ ثبت آپؐ کی یادوں کے ہوں نقوش ؛ اس دِل پہ ناز عظمتِ عرشِ علا کرے

اعجازؔ معجزے کی طلب اب بھی ہو جسے
تنہائی میں وہ بیٹھ کے قرآں پڑھا کرے !

نعتؐ

پیروی میں اُن کی جو ناکام ہے ⁂ زندگی اُس کے لئے دشنام ہے!
آپؐ کی تقلید ہے جس کا شعار ⁂ وہ بڑا خوش بخت خوش انجام ہے!
درسِ احمدؐ صِرف اپنوں تک نہیں ⁂ سارے عالم کے لئے پیغام ہے!
دیکھ لو چل کر نہیں ہے گر یقیں ⁂ باغِ طیبہ سے ارم دو گام ہے!
بیٹھ جاؤ زیرِ دیوارِ نبیؐ ⁂ دوستو آرام ہی آرام ہے!
دِل ہے سرشارِ مئے حُبِّ نبیؐ ⁂ بے نیازِ گردشِ ایام ہے!
ذکرِ ربّ ہے ہر گھڑی وردِ زباں ⁂ نقش دِل پر مصطفیٰؐ کا نام ہے!
ہم پہ بھی سرکارؐ ہو جائے کرم ⁂ آپؐ کی یہ بندہ نوازی عام ہے!

یہ بھی ہے اعجازِ* اسمِ مُصطفیٰؐ
نامِ نامی دافعِ آلام ہے!

★

نعت

جو نبیؐ کے غلام ہوتے ہیں ⁖ قابلِ احترام ہوتے ہیں!

عشقِ احمدؐ کے داغ سینے میں ⁖ مثلِ ماہِ تمام ہوتے ہیں!

کوئی دِل کی نگاہ سے دیکھے ⁖ ان کے جلوے تو عام ہوتے ہیں!

مفلسوں کو وہ جب بلاتے ہیں ⁖ غیب سے انتظام ہوتے ہیں!

چھوڑتے ہیں جو گلشنِ احمدؐ ⁖ وہ گرفتارِ دام ہوتے ہیں!

راہِ طیبہ میں دین و دُنیا کے ⁖ تجربے گام گام ہوتے ہیں!

جو نبیؐ کی روش سے ہوں ہٹ کر ⁖ ایسے سجدے حرام ہوتے ہیں!

ان کو سنتے ہیں خود میرے آقاؐ ⁖ پیش جتنے سلام ہوتے ہیں!

عرش پر کوئی طور پہ کوئی ⁖ اپنے اپنے مقام ہوتے ہیں!

ہے یہ اعجازِ* مصطفیٰؐ اعجاز،
بے زباں ہم کلام ہوتے ہیں!

*

نعت ﷺ

ہر دَور پر ہے فرض اطاعت رسولؐ کی ؛ ہر دَور کے لیئے ہے رسالت رسولؐ کی

تسخیرِ کائنات کوئی کھیل تو نہ تھا ؛ دُنیا کے کام آئی بصیرت رسولؐ کی

فردوس کے لیئے ہے یہی ایک راستہ ؛ کر اتباع طالبِ جنت رسولؐ کی!

یہ عارضی حیات قناعت میں ہو بسر ؛ یہ دَرس دے رہی ہے شریعت رسولؐ کی

خوش بخت اُس سے بڑھ کے نہیں کوئی دوستو ؛ جِس پر ہوئی ہے چشمِ عنایت رسولؐ کی

اپنے تو اپنے غیر بھی کرتے تھے احترام ؛ کچھ ایسی تھی خلیق طبیعت رسولؐ کی

ان آندھیوں سے بجھ نہ سکے گا چراغِ عشق ؛ فانوس بن گئی ہے محبت رسولؐ کی

لازم ہیں دونوں چیزیں مسلمان کے لئے ؛ سجدہ خُدا کو اور اطاعت رسُولؐ کی

جس کا نہیں ہے کوئی تعلق حضورؐ سے ؛ اس راستے پہ آج ہے امت رسُولؐ کی

بخشے گا سب سے پہلے خدا اسکو حشر میں ؛ پائے گا جِس کے دِل میں محبت رسولؐ کی

اشعار سے عیاں ہیں جو معجز بیانیاں،

اعجازؔ* کو نصیب ہے نسبت رسولؐ کی!

*

نعتؐ

مومنوں کے لئے کافروں کے لئے مفلسوں کے لئے اہلِ زر کے لئے
مصطفٰےؐ کا جو پیغام ہے دوستو دعوتِ فکر ہے ہر بشر کے لئے

جہل کے دور میں آمدِ مصطفٰےؐ ہے ثبوت اس حقیقت کا اصلِ علیٰ
ظلمتِ شب کا ہونا بھی ہے لازمی اہتمامِ نمودِ سحر کے لئے

عام ہے آج بھی جلوۂ مصطفٰےؐ دید کی جس کو توفیق دے دے خُدا
روشنی سے غرض کور چشموں کو کیا نُور ہوتا ہے اہلِ نظر کے لئے

چاند تارے فلک پہ سجائے گئے رنگ و نکہت سے گلشن بسائے گئے
اس سلیقے سے ہر شے سنواری گئی دونوں عالم ہیں خیر البشرؐ کے لئے

دیکھیے انتخابِ رسولِ خداؐ دینِ اسلام دُنیا پہ غالب ہوا
بڑھ گئیں حد سے جب کفر کی شورشیں مصطفٰےؐ نے دُعا کی عمرؓ کے لئے

جادۂ مصطفٰےؐ پر بڑھاؤ قدم یہ ہے وہ راہ جس میں نہیں پیچ و خم
اس سے بہتر نہیں کوئی بھی راستہ اس جہاں سے ارم کے سفر کے لئے

اپنی قسمت پہ ہے ناز مجھ کو بھی مصطفٰےؐ ہیں مرے رہبر و رہنما
شکر صد شکر میں اُس کی امت میں ہوں وقف ہیں عظمتیں جس بشر کے لئے

آج پوری ہوئی اپنے دِل کی دعا آج الحجاز اذنِ حضوریؐ ملا
کب سے امیدوارِ مدینہ تھے ہم کب سے بے چین تھے ہم سفر کے لئے!

نعتؐ

خداوندِ دو عالم سے وہی اعزاز پاتے ہیں ؛ بحکمِ سرورِ کونین جو سر کو جھکاتے ہیں!
امینِ عظمتِ انساں ہیں اقوالِ شہِ بطحا ؛ زمانے کو ترقی کی نئی راہیں دکھاتے ہیں!
غلامیٔ محمدؐ مصطفےٰؐ پر ناز ہے ہم کو ؛ تمسخر گردشِ ایام کا کیا کیا اڑاتے ہیں!
اصولِ اسلام کے جن کی نگاہوں سے ہیں پوشیدہ ؛ زمانے میں حوادث سے وہی نظریں چراتے ہیں!
قدم رکھتے ہیں جب میخانۂ توحید میں میکش ؛ محمدؐ مصطفےٰؐ کا نام لیکر جام اٹھاتے ہیں!
تصوّر میں بنا لیتے ہیں نقشہ سبز گنبد کا ؛ ہم اپنی بزمِ دل کو اسطرح جنت بناتے ہیں!
حریمِ گنبدِ خضرا تری عظمت کا کیا کہنا ؛ زیارت کے لئے قدسی فلک سے آتے جاتے ہیں!
شمیمِ گیسوئے خیرالوریٰؐ محسوس ہوتی ہے ؛ نسیمِ صبح کے جھونکے مدینے سے جب آتے ہیں!
جہاں پر دل سے اُن کا ذکر ہوتا ہے یقیں رکھو ؛ وہاں پر رحمتؐ اللعالمیں تشریف لاتے ہیں!

ہمیں بھی ایک مدت سے تمنّا ہے مدینے کی،
ہمیں بھی صاحبِ (اعجازؔ) دیکھیں کب بلاتے ہیں!

★

نعتؐ

رہنمائی کرے گا جو ان کا کرم بچ کے ہر حادثے سے گزر جائیں گے
لاکھ روکیں ہمیں گردشیں وقت کی ہم مدینے کی جانب بکھر جائیں گے!

تابِ خورشید مفقود ہو جائے گی مسکراتے ہوئے ہم گزر جائیں گے،
عاصیوں کے لئے بن کے ابرِ کرم حشر میں ان کے گیسو بکھر جائیں گے!

زندگی غم کے محور سے ہٹ جائے گی زلفِ ہستی یقیناً سنور جائے گی
اتباعِ رسولِ خدا تو کرو خود ہی بے رنگ چہرے نکھر جائیں گے!

آپؐ کا ذکر ہے باعثِ صد خوشی آپؐ کی یاد ہے حاصلِ زندگی
جب اٹھے گی نگاہِ کرم آپؐ کی زخم کیا دل کے ناسور بھر جائیں گے!

موجِ طوفانِ غم رخ بدل جائے گی میری کشتی سے بچ کر نکل جائے گی
ان کی رحمت کو آواز دیتے ہوئے بحرِ عصیاں سے ہم پار اُتر جائیں گے

گم ابھی راستوں کے تقدس میں ہیں جاوداں فصلِ گل کے تجسس میں ہیں
گلشنِ مصطفےٰ تک پہنچے تو وہ قافلے رنگ و بو کے نکھر جائیں گے!

یاد فرمائیں گے جس گھڑی مصطفےٰؐ خود بخود ٹوٹ جائے گی زنجیرِ پا
جذبۂ شوق خود لے اڑے گا ہمیں پر نہیں ہیں تو بے بال و پر جائیں گے

ابرِ رحمت ہر اک سمت چھا جائیگا روحِ کونین کو وجد آ جائے گا،
گنگنانے تو دو مجھ کو نعتِ نبیؐ خود فضاؤں میں نغمے بکھر جائیں گے!

لوگ دیکھیں گے اعجازؔ خیر الوریٰ منبعِ نور سے نور ہو گا عطا
دُور ہو جائیں گی دِل کی تاریکیاں آئینہ بن کے ہم اپنے گھر جائیں گے!

نعت

جس قدر ہیں رسولؐ کی باتیں
سب کی سب ہیں اصول کی باتیں

ذکرِ اوصافِ مصطفےٰ اکیت ہے،
رحمتوں کے نزول کی باتیں!

زیب دیتی نہیں مدینے میں
خلد کے ارض و طول کی باتیں

آج بھی کہکشاں کے لب پر ہیں
نقشِ پائے رسولؐ کی باتیں!

بلبلِ شاخِ سدرہ کے لب پر
ہیں مدینے کے پھول کی باتیں

تذکرہ چھوڑیئے زمانے کا،
کیجیے بس رسولؐ کی باتیں!

بول اٹھتے ہیں سنگ بھی اعجازؔ
معجزہ ہیں رسولؐ کی باتیں

نعت

محترم یوں تو سارے نبیؐ ہیں پر کسی کا یہ رتبہ نہیں ہے،
تاجدارِ حرم کے علاوہ عرش پہ کوئی پہونچا نہیں ہے!

صرف اک ذات ہے مصطفٰیؐ کی جو قیامت میں بھی ساتھ دے گی
کوئی انسان ورنہ کسی کا حشر تک ساتھ دیتا نہیں ہے!

نور کو نور ہی دیکھتا ہے بے بصیرت نہ دیکھے گا ان کو
کیا نظر آئے گا اس کو جلوہ چشمِ بینا جو رکھتا نہیں ہے!

پھول ہی پھول ہر سو کھلے ہیں خُلق کی نکہتوں میں بسے ہیں
یہ وہ گلزار ہے مصطفٰیؐ کا ایک بھی جس میں کانٹا نہیں ہے!

ہر جگہ مصطفٰیؐ کی ہے مدحت ہر بشر کے لئے ہے ہدایت
بات یہ اور ہے ہم نہ سمجھیں ورنہ قرآن میں کیا نہیں ہے!

روشنی کا ہے یہ دَور لیکن دِل نہیں ہے کوئی بھی منوّر،
جس کو تنویر سمجھی ہے دُنیا تیرگی ہے اجالا نہیں ہے!

خادمانِ محمدؐ کا رتبہ کوئی اعجاز* پوچھے خدا سے
کس جگہ بزمِ امکاں میں یارو ذکرِ اہلِ وفا کا نہیں ہے!

نعت

تکیں گے چشمِ حیرت سے زمین و آسماں مجھ کو ۔۔ مدینے جب بلائیں گے شہِ کون و مکاں مجھ کو

یہ مانا چھوڑ جائے گا امیرِ کارواں مجھ کو ۔۔ محبت خود بتا دے گی مدینے کا نشاں مجھ کو

بجائے باغِ فردوسِ بریں گلزارِ احمدؐ میں ۔۔ جگہ تھوڑی سی مل جائے برائے آشیاں مجھ کو

میں جالی تھام کر رونے کی جب ہوں اے شہِ بطحاؐ ۔۔ یہاں پاسِ ادب نے کر دیا ہے بے زباں مجھ کو

بہاریں ہر گلستاں کی خزاں آثار ہیں لیکن ۔۔ نظر آئی مدینے میں بہارِ بے خزاں مجھ کو

سمجھ لوں گا یہی ہے بارگاہِ سیّدِ عالم ۔۔ نظر آئے گا جس در پر فرشتہ پاسباں مجھ کو

غلامِ سرورِ کونین ہوں میں عذر کیا جانوں ۔۔ وہیں ہو جاؤں گا حاضر بلائیں گے جہاں مجھ کو

تمہاری رہنمائی گر نہ ملتی رحمتِ عالم ۔۔ میری تقدیر لے جاتی خدا جانے کہاں مجھ کو

کرم کی اک نظر میں کس قدر اعجازؔ پنہاں تھے
بنایا ہے محمدؐ نے زمیں سے آسماں مجھ کو !

★

نعتؐ

معراجِ محبت کے صدقے ہم اہلِ وفا مجبور نہیں ؛ آنکھوں سے مدینہ دور سہی دل سے تو مدینہ دور نہیں

یہ ظرفِ محمدؐ صلِ علیٰ یہ عجزِ محمدؐ صلِ علیٰ ؛ اللہ نہیں محبوب کہے حیرت ہے کہ وہ مغرور نہیں

پہونچے جو قریبِ عرشِ خدا ٹھہرے تو یہ حکمِ غیب ہوا ؛ نعلین کو پہنے آجاؤ مختار ہو تم مجبور نہیں

یہ لالہ و گل یہ شمس و قمر روشن ہیں تمہیں سے شام و سحر ؛ وہ کونسی شے ہے عالم میں جس شے میں تمہارا نور نہیں

رحمت نے وہ جلوے دکھلائے غیروں نے کرم وہ فرمائے ؛ طیبہ میں ہمیں محسوس ہوا جیسے کہ وطن سے دور نہیں

بے بس کی دعائیں کام آئیں بے کس کی مرادیں بر آئیں ؛ سرکارؐ مدد کو آپہونچے مجبور بھی اب مجبور نہیں

اے قلبِ حزیں بے تاب نہ ہو اے چشمِ طلب پُر آب نہ ہو ؛ سرکارِ دو عالم کا روضہ دو چار قدم ہے دور نہیں

دستورِ زمانہ ہیں جتنے ہر آن بدلتے رہتے ہیں ؛ ہو ردّ و بدل جس میں ممکن اسلام کا وہ دستور نہیں

دنیا میں مرا قائم ہے بھرم کہتے ہیں مجھے اعجاز* رقم

اعجاز نبیؐ کا ہے یہ کرم اعجاز کہاں مشہور نہیں!

نعتؐ

یہ فیض ہم کو میسّر ہُوا مدینے سے ⁂ نبیؐ ملے تو خُدا بھی ملا مدینے سے
ہزار رنگ سے دُنیا نے کروٹیں بدلیں ⁂ ہمارے دِل کو تعلق رہا مدینے سے
تمام عالمِ اسلام ہو گیا یکجا ⁂ ہمیں وہ درسِ اخوّت ملا مدینے سے
چراغِ فکر و نظر جس سے ہو گئے روشن ⁂ چلی وہ علم و عمل کی ضیا مدینے سے
جس اعتماد پہ قائم ہے دینِ حق کی بنا ⁂ وہ اعتماد بھی حاصل ہُوا مدینے سے
ہمیں وہ رستہ کردارِ مصطفٰےؐ سے ملا ⁂ کہ جس نے خلد میں پہونچا دیا مدینے سے
شمیمِ گیسوئے خیرالورٰیؐ کی مدحت میں ⁂ نسیم آئی ہے نغمہ سرا مدینے سے
مزا تو جب ہے دیارِ نبیؐ میں سب پہونچیں ⁂ کسی کو لائے نہ واپس خدا مدینے سے
یہ دو مقام ہیں دُنیا میں حاصلِ ایماں ⁂ ہمیں حرم سے تعلق ہے یا مدینے سے

یہ دُور رہ کے بھی اعجازؔ ہے محبّت کا
بہر نفس ہے مرا رابطہ مدینے سے!

★

نعت

رسولِ برحق حبیبِ داور درود تم پر سلام تم پر ∴ بہارِ دُنیا وقارِ محشر درود تم پر سلام تم پر
تمہاری خلوت تمہاری محفل تمہارا رتبہ تمہاری منزل ∴ تمہارے وہم و گماں سے بڑھ کر درود تم پر سلام تم پر
تمہیں ہو کون و مکاں کا حاصل تمہیں پہ قرآں ہوا ہے نازل ∴ تمہیں ہو ذاتِ خدا کے مظہر درود تم پر سلام تم پر
عطا تمہاری عطائے خالق رضا تمہاری رضائے خالق ∴ تمہارا چرچا ہر اک زباں پہ درود تم پر سلام تم پر
تمہارے جلوے نظر نظر ہیں کہ راہیں ایمان کی معتبر ہیں ∴ تمہیں ہو منزل تمہیں ہو رہبر درود تم پر سلام تم پر
تمہاری رحمت حصارِ عالم تمہاری ہستی قرارِ عالم ∴ تمہیں ہو مرکز تمہیں ہو محور درود تم پر سلام تم پر
یہ عالمِ عزم و استقامت یہ منزلِ صبر یہ قناعت ∴ شہِ امم اور شکم پہ پتھر درود تم پر سلام تم پر
خدائی ہو جائے ختم ساری مگر رہے گی ثنا تمہاری ∴ کہ بھیجتا ہے خدائے برتر درود تم پر سلام تم پر

یہی تو انداز ہے تمہارا، یہی تو اعجاز* ہے تمہارا
ابھی زمیں پہ ابھی فلک پہ درود تم پر سلام تم پر!

نعتؐ

درِ رسولؐ پہ جو زندگی چلی آئی،
برائے دینِ خدا کام بھی وہی آئی!

بقدرِ ظرف تجلّی حضورؐ نے بخشی،
اس اہتمام سے ذہنوں میں روشنی آئی!

ہر ایک جسم کو تہذیب کا لباس دیا
نئے سِرے سے تمدّن میں زندگی آئی

مزاجِ عالمِ انسانیت بدل ہی گیا
شعورِ ذات جو اُبھرا تو آگہی آئی!

سکھائے آپؐ نے آدابِ گفتگو سب کو
زباں میں لوچ تو لہجے میں نغمگی آئی

شعورِ ذہن کو بخشا دِلوں کو نُور دیا
ہمارے کام ہر اک بات آپؐ کی آئی!

ہزار زاویئے فکر و نگاہ کے بدلے
مگر سمجھ میں نہ شانِ محمّدیؐ آئی

تمام عالمِ امکاں تھا بے جلا اعجازؔ
حضورؐ آئے تو ہر شئے میں دلکشی آئی!

★

نعت

بہاریں تڑپ اٹھیں باغِ جناں میں ؛ کھلا جب گُلِ آمنہ اس جہاں میں

اگر ان کی رحمت نہ ہو درمیاں میں ؛ ابھی آگ لگ جائے دونوں جہاں میں

ثنائے محمدؐ ہو حسبِ مراتب ؛ کہاں اتنی وسعت ہماری زباں میں

بفیضِ محمدؐ وہ انساں نے پائی ؛ جو منزل نہ تھی قدسیوں کے گماں میں

فقط ان کی الفت ہے جنت کی ضامن ؛ نہ الجھو زمانے کے سود و زیاں میں

ہم ان کو جو کہتے ہیں آقا ہمارا ؛ محبت کی باتیں ہیں دل کی زباں میں

مدینے میں جن کو جگہ مل گئی ہے ؛ وہ تقدیر والے ہیں دارالاماں میں

مدینے کے وہ روح پرور نظارے ؛ نہ ہو گی بہار ایسی باغِ جناں میں

زہے نقشِ پائے براقِ پیمبرؐ ؛ لگے اور بھی چار چاند آسماں میں

نہ چھوٹے گا ان کی محبت کا دامن ؛ گزر جائے گی زندگی امتحاں میں

ہم اس سمت بھی اپنی نظریں اٹھائیں ؛ ملے تو مگر کوئی ان سا جہاں میں

جو کہہ دیں وہی بات ہو جائے پوری
یہ اعجاز ہے مصطفےٰ کی زباں میں!

نعت

سلطانِ مدینہ شاہِ امم اے صلِ علیٰ سبحان اللہ ٭ کیا کیا ہے ثنا قرآں میں رقم اے صلِ علیٰ سُبحان اللہ

ہیں قول و عمل مدحت میں بہم اے صلِ علیٰ سبحان اللہ ٭ کہتی ہے زباں لکھتا ہے قلم اے صلِ علیٰ سُبحان اللہ

اعجاز رہے لب پر ہر دم اے صلِ علیٰ سبحان اللہ ٭ جس حال میں ہوں کہتے رہیں ہم اے صلِ علیٰ سُبحان اللہ

قوسین کے ہیں اسرار رقم اے صلِ علیٰ سبحان اللہ ٭ معراج بکف ہیں نقشِ قدم اے صلِ علیٰ سُبحان اللہ

از فرشِ زمیں تا عرشِ بریں آقا کی نوازش کس پہ نہیں ٭ ہیں دونوں جہاں پر لطف و کرم اے صلِ علیٰ سُبحان اللہ

منزل کی بلندی کے قرباں معراج مراتب کے صدقے ٭ ہیں عرش کی زینت نقشِ قدم اے صلِ علیٰ سُبحان اللہ

وہ شام و سحر کی تنویریں وہ عارضِ روشن وہ زُلفیں ٭ اللہ نے کھائی جن کی قسم اے صلِ علیٰ سُبحان اللہ

رحمت کی گھٹائیں چھائی ہیں انوار کی بارش ہوتی ہے ٭ وہ اور جہاں میں ان کے قدم اے صلِ علیٰ سُبحان اللہ

طیبہ کے سہانے شام و سحر فردوس نظر جنت منظر ، ٭ ہے روضۂ اقدس رشکِ ارم اے صلِ علیٰ سُبحان اللہ

اعجاز دو عالم کا منشا میرے آقا میرے مولا ،
تعزیرِ امم تقدیسِ حرم اے صلِ علیٰ سُبحان اللہ !

★

نعت

سوائے محبوبِ ربّ کسی نے نہ پایا حسنِ قبول ایسا ، ؛ جہاں میں آدم سے تا بہ عیسیٰ کوئی نہ آیا رسول ایسا

کھلے تھے پہلے بھی پھول لیکن وہ حسن تھا عہدِ مصطفیٰ میں ؛ نہ ایسی پھر فصلِ گل ہی آئی نہ پھر کھلا کوئی پھول ایسا

دکھا کے علم و عمل کا رستہ دیا مساوات کا سبق بھی ، ؛ جو روزِ محشر بھی کام آئے بتا دیا ہر اصول ایسا

دلوں کی دنیا چمک رہی ہے فضائے عالم مہک رہی ہے ؛ روش روش باغِ مصطفیٰ میں کھلا ہے ایک ایک پھول ایسا

حضور آئے تو کھل کے برسے جہاں میں جود و سخا کے بادل ؛ زمانۂ مصطفیٰ سے پہلے نہ تھا کرم کا نزول ایسا

وہ پیشِ داور خیالِ امت وہ سجدۂ شب وہ اشکباری ؛ ہماری خاطر نبی تھے جیسے کوئی نہیں تھا ملول ایسا

کبھی نہ بھٹکیں گے راہِ حق سے کرم ہے اعجاز* یہ خدا کا ،

جو رہنماؤں کا رہنما ہے عطا کیا ہے رسول ایسا

نعتؐ

باصفا محمدؐ ہیں باخدا محمدؐ ہیں ٭ مجتبیٰ محمدؐ ہیں مصطفیٰ محمدؐ ہیں
خلق ہو مروّت ہو حسن ہو کہ رحمت ہو ٭ ابتدا محمدؐ ہیں انتہا محمدؐ ہیں
عقل و فہم و دانش سے چشمِ دل کی خواہش سے ٭ ماورا محمدؐ ہیں ماسوا محمدؐ ہیں
رہنما ہو یا رہبر ہو ولی کہ پیغمبر ٭ مقتدا محمدؐ ہیں پیشوا محمدؐ ہیں
ہے جو نور کا مخزن جس سے دِل ہوئے روشن ٭ وہ دیا محمدؐ ہیں وہ ضیا محمدؐ ہیں
ہم بھٹک نہیں سکتے منزلِ حقیقت سے ٭ راستہ محمدؐ ہیں رہنما محمدؐ ہیں
ناؤ دینِ فطرت کی ڈوب ہی نہیں سکتی ٭ آسرا محمدؐ ہیں ناخدا محمدؐ ہیں
کون سرورِ عالمؐ کون شافعِ محشرؐ ٭ مرحبا محمدؐ ہیں مرحبا محمدؐ ہیں

ان ؐ کے وصف ہیں بے حد مختصر یہ ہے اعجازؔ
معجزہ محمدؐ ہیں معجزہ محمدؐ ہیں!

★

نعتؐ

کیوں نہ ہو اللہ کا محبوب شیدائے رسولؐ ؛ جلوہ گر ہے دل میں عکسِ روئے زیبائے رسولؐ

پی رہے ہیں بادہ کش جامِ تولّائے رسولؐ ؛ بادۂ عرفاں سے ہے لبریز دریائے رسولؐ

مصطفےٰ سے بڑھ کے محبوبِ خدا کوئی نہیں ؛ دہر میں آدم سے تا عیسےٰ بہت آئے رسولؐ

یہ نہ ہوں گر درمیاں تو دین و دنیا کچھ نہیں ؛ جو بھی ملتا ہے وہ ملتا ہے بہ ایمائے رسولؐ

منزلِ قربِ خدا میں کتنا اطمینان تھا ؛ کانپ اٹھے روح الامیں لیکن نہ گھبرائے رسولؐ

لیلۃ الاسریٰ میں اپنی مانگ بھرنے کیلئے ؛ آسماں نے چن لیے نقشِ کفِ پائے رسولؐ

تابعِ فرماں نہ ہوتی کیوں خدائی دوستو ؛ ربِّ اکبر کی رضا تھی عین منشائے رسولؐ

ان کو بخشی تھی خدا نے دولتِ خلقِ عظیم ؛ دشمنوں کے ساتھ بھی نرمی سے پیش آئے رسولؐ

معجزے کی شرط ہے اعجاز* نبیوں کے لئے
کب کسی بے معجزے کے دہر میں آئے رسولؐ!

★

نعت

انساں کی زباں تو قاصر ہے اوصافِ رسالت کیا کہیے ⁂ جو ذاتِ خدا کی مظہر ہو اس ذات کی بابت کیا کہیے

از فرشِ زمیں تا عرشِ بریں پھیلی ہے ضیائے سرورِ دیںؐ ⁂ اک نور کا عالم ہے ہر سو انوار کی کثرت کیا کہیے!

اللہ ملا قرآن ملا انساں بنے ایمان ملا ⁂ سرکارِ مدینہؐ کی ہم پر کیا کیا ہے عنایت کیا کہیے!

سرکارِ دو عالمؐ کا رتبہ اے صلِ علیٰ سبحان اللہ ⁂ ساکت ہے زباں خاموش ہیں لب ہے پاسِ شریعت کیا کہیے!

اپنوں پہ عطا غیروں پہ کرم اللہ رے خلقِ شاہِ امم ⁂ پتھر کے عوض ہونٹوں پہ دعا یہ رنگِ طبیعت کیا کہیے

ہو غارِ حرا یا عرشِ بریں امت کو کہیں بھولے ہی نہیں ⁂ ہم سے بھی رسولِ اکرمؐ کو کس درجہ محبت کیا کہیے

جس راہ میں ان کے پاؤں پڑیں وہ عرش سے بالا ہو جائے ⁂ جس بزم میں ہوں وہ جلوہ نما اس بزم کی عظمت کیا کہیے

فردوس بداماں گلیاں ہیں خورشید بداماں ذرے ہیں ⁂ ہر گام پہ راہِ طیبہ میں حیرت پہ ہے حیرت کیا کہیے

دشمن بھی خسِ گلزارِ نبیؐ احساسِ محبت رکھتے ہیں ⁂ کانٹوں کا جہاں یہ عالم ہو پھولوں کی حقیقت کیا کہیے

مانگیں تھیں دعائیں دنیا نے گلزار بنے سب ویرانے
اعجازؔ رسولِ اکرمؐ کا اعجازِ ولادت کیا کہیے!

نعت

جب یہ دُنیا معترف محبوبِ ربّ کی ہو گئی،
جتنے الزامات تھے تردید سب کی ہو گئی!

مل گئی دِن کو فضیلت آپؐ سے یا مصطفٰےؐ
آپؐ کی معراج سے معراج شب کی ہو گئی!

عِلم کی شمعیں ہوئیں روشن دیارِ جہل میں
جب نوازش دہر پر اُمّی لقب کی ہو گئی!

آدمی کی زِندگی کیسا تھی جہنم زار تھی،
مصطفٰےؐ آئے تو اک صورت طرب کی ہو گئی

جو اساسِ جہل پر قائم تھی قبل از مصطفٰےؐ
منہدم وہ کفر کی دیوار کب کی ہو گئی!

موجِ کوثر خلد میں لینے لگی انگڑائیاں
کیا دُعا مقبول یارب تشنہ لب کی ہو گئی

یہ بھی ہے اعجاز اعجازِ ثنائے مصطفٰےؐ
بے ادب دُنیا میں گنجائش ادب کی ہو گئی!

نعتؐ

اگر نوازشِ خیرالبشرؐ نہیں ہوتی ٭ رہِ خلوص و وفا ہم سے سَر نہیں ہوتی
بحکمِ سرورِؐ دیں جو بسر نہیں ہوتی ٭ وہ زندگانی کبھی معتبر نہیں ہوتی
بتا دیا ہے عمل سے یہ مصطفےٰؐ نے ہمیں ٭ اساسِ دین کی جذبات پر نہیں ہوتی
بغیر حُبِّ محمدؐ حیاتِ انساں کی ٭ وہ شاخ ہے جو کبھی بارور نہیں ہوتی
شعور و فکر نہ ہوتے جو مصطفےٰؐ کی عطا ٭ متاعِ ہوش و خرد معتبر نہیں ہوتی
اگر یہ مہرِ رسالت نہ جلوہ گر ہوتا ٭ کبھی جہاں میں خوشی کی سحر نہیں ہوتی
نہ جاتے آپؐ اگر سیرِ لامکاں کے لئے ٭ طویل اتنی شبِ مختصر نہیں ہوتی
نہ یاد آتا جو نامِ حضورؐ آدم کو ٭ تمام عمر دعا با اثر نہیں ہوتی

نہ کہتا مجھ کو زمانے میں کوئی بھی اعجازؔ
مجھے حضورؐ سے نسبت اگر نہیں ہوتی!

★

نعتؐ

شاہِ بطحاؐ پہ جو قربان ہوا کرتے ہیں،
وہ مسلمان مسلمان ہوا کرتے ہیں!

جو خطاؤں پہ پشیمان ہوا کرتے ہیں،
ان پہ اللہ کے احسان ہوا کرتے ہیں

شغل ہے دینِ محمدؐ کی اشاعت جن کا
حادثے ان کے نگہبان ہوا کرتے ہیں

اِن کے زرّیں اصولوں پہ ہی چل کر یارو،
مرحلے زیست کے آسان ہوا کرتے ہیں

جن کے کردار میں ہوتی ہے محمدؐ کی جھلک
ایسے انسان ہی انسان ہوا کرتے ہیں!

شاہِ بطحا سے یہ بچھڑنے کا سبب ہے منکر
قربِ ساحل کہیں طوفان ہوا کرتے ہیں

نامِ سرکار کا اعجاز* یہی ہے اعجاز
کام دشوار بھی آسان ہوا کرتے ہیں

*

نعتؐ

وہاں صرف محبوبِ حق کا گزر ہے ؛ جہاں تابِ جبریل بے بال و پر ہے

یہ سب رحمتِ مصطفیٰؐ کا اثر ہے ؛ تلاطم میں میری ناؤ کا راہبر ہے !

نہ خوفِ خزاں ہے نہ بجلی کا ڈر ہے ؛ مدینے کا گلشن بڑا معتبر ہے !

ہم اپنی حقیقت سے بھی بے خبر ہیں ؛ مگر انؐ کو دونوں جہاں کی خبر ہے !

ہمیں کوئی حاجت نہیں رہنما کی ، ؛ مدینے کی جانب ہمارا سفر ہے !

نظر کی ہے معراج دیدِ محمدؐ ؛ انھیں دیکھنا منتہائے نظر ہے !

حبیبِؐ خدا کا پتا پوچھتے ہو ؛ ہر اک قلبِ مومن محمدؐ کا گھر ہے !

ذرا چھو لئے ہیں محمدؐ کے گیسو ؛ فلک پر دماغِ نسیمِ سحر ہے !

ہوا چاند ٹکڑے پلٹ آیا سورج

یہ اعجازؔ* اعجازِ خیر البشرؐ ہے !

★

نعت ؐ

ذاتِ رسولِ اکرمؐ جب میہماں ہوئی ہے ؛ غارِ حرا کی پستی عرش آستاں ہوئی ہے

صدقے میں مصطفیٰؐ کے رعنائیوں کا عالم ؛ صحرا سرشت دُنیا جنت نشاں ہوئی ہے

اللہ نے بھی کی ہے اس بات کی مذمت ؛ جو بات مصطفیٰؐ کے دِل پر گراں ہوئی ہے

معراج مصطفیٰ تھی معراج آدمیت ؛ انسانیت کی منزل ہم پر عیاں ہوئی ہے

ہے نطق اُن پہ صدقے قربان ہے تکلم ؛ وہ لب کہ جن سے اُنؐ کی مدحت بیاں ہوئی ہے

غنچوں کے لب پہ آیا کیا ذکر مصطفیٰؐ کا ؛ ہر عندلیب گلشن کیوں نغمہ خواں ہوئی ہے

ایماں کی روشنی سے دِل جگمگا اٹھے ہیں ؛ وہ شمع مصطفائیؐ جب ضَو فشاں ہوئی ہے

کچھ سوزِ عشقِ احمدؐ یارب ہمیں عطا کر ؛ دُنیا کی ہر خوشی تو آزارِ جاں ہوئی ہے

اُن کے نقوشِ پا کا اعجاز کوئی دیکھے،
جس رہگزر سے گزرے وہ کہکشاں ہوئی ہے!

★

نعتؐ

رفعتوں کا سلسلہ معراجِ ختم المرسلینؐ ؛ عظمتوں کی انتہا معراجِ ختم المرسلینؐ
شرحِ وصلِ کبریا معراجِ ختم المرسلینؐ ؛ وجہِ فخرِ انبیا معراجِ ختم المرسلینؐ
کیجیے تو پڑھ کے سبحان الذی اسرا پہ غور ؛ ہے بشر کی ارتقا معراجِ ختم المرسلینؐ
فہم و ادراکِ بشر اس باب میں معذور ہیں ؛ عقل سے ہے ماورا معراجِ ختم المرسلینؐ
ارتباطِ خالق و مخلوق کا اِک سلسلہ ؛ منزلِ حق کا پتا معراجِ ختم المرسلینؐ
عالمِ انسانیت کا بڑھ گیا کتنا وقار ؛ مرحبا صد مرحبا معراجِ ختم المرسلینؐ
وادیِ سینا سے ہے تا منزلِ عرش و دنیٰ ؛ آئینہ در آئینہ معراجِ ختم المرسلینؐ
مسجدِ اقصےٰ میں سارے انبیاء موجود ہیں ؛ ہو رہی ہے آج کیا معراجِ ختم المرسلینؐ

کیوں نہ ہو اعجازؔ* اس اعجاز پر حیرت زدہ
معجزہ ہے معجزہ معراجِ ختم المرسلینؐ!

*

نعتؐ

آج کی رات ہے کس قدر معتبر ؎ عرشِ اعظم پہ ہے ذاتِ خیر البشرؐ

آج یہ کون مہمان ہے عرش پر ؎ محترم محتشم معتبر معتبر

جلوۂ روئے احمدؐ کا دیکھا اثر ؎ آئینہ بن گئی ہے ہماری نظر

رحمتیں ہیں تصدق اُسی ذات پر ؎ جس نے انساں کو بخشا شعورِ نظر

آج معراج پائی ہے انسان نے ؎ آج کی رات پر ہے تصدق سحر

آپؐ کے وصف بیحد ہیں صلِ علےٰ ؎ جان قربان ہے آپؐ کے نام پر

کفر کی ظلمتوں سے میں خائف نہیں ؎ میرے دِل میں ہے نورِ نبیؐ جلوہ گر

کوئی پرساں نہیں حشر میں یا نبیؐ ؎ جابجا آپؐ کو ڈھونڈتی ہے نظر

خواہشِ قلبِ اعجاز* ہے بس یہی

آپؐ کے در پہ ہو زندگانی بسر!

*

نعتؐ

سیکھ کر علم و فن سبھی سب آ گیا ÷ لو جہاں میں اک امّی لقب آ گیا
جب کہ دُنیا میں محبوبؐ ربّ آ گیا ÷ لفظ کُن کا سمجھ میں سبب آ گیا
بزمِ عالم میں تھیں کب سے تاریکیاں ÷ جگمگانے کو ماہِ عرب آ گیا
ہر جہالت پہ تہذیب غالب ہوئی ÷ بے ادب زندگی تھی ادب آ گیا
غایتِ زندگی سے ہوئے باخبر ÷ وحشیوں کو بھی جینے کا ڈھب آ گیا
جس سفینے کے تھے ناخدا سب نبیؐ ÷ وہ سفینہ کنارے پہ اب آ گیا
جس کا نُورِ مبیں خلقتِ اوّلیں ÷ وہ جو نبیوں میں تھا منتخب آ گیا
عرش سے آئی آواز صلِ علےٰ ÷ نغمۂ نعت جب زیرِ لب آ گیا

جس کی ہر بات میں ایک اعجاز ہے،
تم میں وہ شخص اہلِ عرب آ گیا!

*

نعتؐ

اے صلِ علیٰ گلشنِ سرکارؐ کا عالم ؛ جو پھول کا عالم ہے وہی خار کا عالم
دیکھے تو کوئی روضۂ سرکارؐ کا عالم ؛ ہر سمت نظر آئے گا انوار کا عالم!
ایسا ہے مسلماں ترے کردار کا عالم ؛ جیسے کسی گرتی ہوئی دیوار کا عالم!
وہ گنبدِ خضرا وہ مدینے کے نظارے ؛ آنکھوں میں ہے اب تک در و دیوار کا عالم
توحید کی خوشبو سے معطر ہیں فضائیں ؛ دیکھے کوئی طیبہ کے چمن زار کا عالم!
رضواں یہ مدینہ ہے تری خلد نہیں ہے ؛ پنہاں ہے ہر اک پھول میں گلزار کا عالم
معراج کی شب ٹھہر گئی گردشِ دوراں ؛ دیکھا مرے آقا کی جو رفتار کا عالم
کونین کا محور ہے فقط ذاتِ محمدؐ ؛ دیکھا ہے کبھی گردشِ پرکار کا عالم
سرکارؐ سے پہلے کوئی دِل شاد کہاں تھا ؛ ہر سانس میں تھا آہِ شرربار کا عالم
یوسف سے کہو آ کے مدینہ ذرا دیکھیں ؛ اب تک ہے وہی گرمیٔ بازار کا عالم

اعجازؔ یہ اعجاز ہے اخلاقِ نبیؐ کا،
ہوتا نہ زمانے میں کہیں پیار کا عالم!

*

نعت

سب بہاروں کی جان مَدینہ ہے ؛ گلشنِ بے خزاں مُدینہ ہے !

راحتِ قلب وجاں مَدینہ ہے ؛ جنّتِ عاشقاں مُدینہ ہے !

آج بھی سیلِ نُور ہے جاری ؛ آج بھی ضوفشاں مَدینہ ہے !

اللہ اللہ زمیں مدینے کی ؛ فخرِ ہفت آسماں مدینہ ہے !

رفعتوں کی جبیں جہاں خم ہے ؛ وہ بلند آستاں مدینہ ہے !

ہے یہ مسکن رسُولِ اکرم کا ؛ رحمتوں کا مکاں مدینہ ہے !

چین ملتا ہے بے قراروں کو ؛ جائے امن واماں مدینہ ہے !

جادۂ حق یہیں سے ملتا ہے ؛ منزلِ عارفاں مدینہ ہے !

حُور و غلماں نثار ہوتے ہیں ؛ رشکِ باغِ جناں مدینہ ہے !

دِل کسی ذکر میں نہیں لگتا ؛ جب سے وردِ زباں مدینہ ہے !

یہ بھی اعجازؔ ہے تصوّر کا

ہم وہاں ہیں جہاں مدینہ ہے !

نعت

ہمیں نسبت ہے ختم الانبیاءؐ سے ٭ ہماری ابتدا ہے انتہا سے

منوّر دل ہے عشقِ مصطفٰےؐ سے ٭ نکھر آیا ہے آئینہ جلا سے

محمّدؐ کے وسیلے کی بدولت ٭ ہوتے ہیں منسلک بندے خُدا سے

نبیؐ کے نقشِ پا پر چلنے والے ٭ نکل آئے ہیں دورِ ابتلا سے

مٹا کر خود کو عشقِ مُصطفٰےؐ میں ٭ بقا کا راستا پایا فنا سے

اطاعت کر محمّدؐ مُصطفٰےؐ کی ٭ نہ گھبرا پرسشِ روزِ جزا سے

دیا وہ درس محبوبِؐ خُدا نے ٭ قدم ہٹتے نہیں راہِ وفا سے

نظر کے سامنے تھی اپنی منزل ٭ ملیں آنکھیں جو ان کے نقشِ پا سے

دواؤں کی دوا ہے نامِ احمدؐ ٭ شفا ہوتی ہے نامِ مُصطفٰےؐ سے

سرِ بالیں محمّدؐ آ رہے ہیں ٭ ابھی ٹھہرے ذرا کہہ دو قضا سے

نہ چھوٹے ہاتھ سے دامن نبیؐ کا ٭ یہی ہے التجا اپنی خُدا سے

عطا اعجازؔ ہو ہر ہر قدم پر،
مدینے جاؤں کچھ ایسی ادا سے!

نعت

جس گھڑی تشریف لائے شاہِ خوبانِ حجاز ⁂ نعمتوں سے بھر دیا خالق نے دامانِ حجاز

کس کو ہے مقدور کس سے ہو بیانِ شانِ حجاز ⁂ عظمتِ عرشِ معظم جب ہے قربانِ حجاز

گلستاں کا ذکر چھوڑو گلستاں کا ذکر کیا ⁂ رشکِ باغِ خلد ہے دیکھو بیابانِ حجاز

رفتہ رفتہ وسعتِ ارض و سما پر چھا گیا ⁂ عزمِ محکم دل میں رکھتا تھا مسلمانِ حجاز

ہے یقیں کامل کہ تکمیلِ جنوں ہو جائے گی ⁂ گر میسر ہو گیا مجھ کو بیابانِ حجاز

آندھیاں اس کی محافظ پاسباں طوفان ہیں ⁂ کیا بجھا سکتا ہے کوئی شمعِ ایوانِ حجاز

اس کی کرنوں سے منور بزمِ ہست و بود ہے ⁂ جس کو کہتا ہے زمانہ ماہِ تابانِ حجاز

مصطفےٰ نے بخش دی ہیں اس کو وہ رعنائیاں ⁂ تا قیامت لہلہائے گا گلستانِ حجاز

لطف ہو اعجاز* پوچھے مجھ سے جب دربانِ خلد
دست بستہ میں کہوں دربانِ دربانِ حجاز

★

نعتؐ

مصطفیٰؐ سے جب تمہارا سلسلہ مل جائیگا ؛ خود بخود اے ڈھونڈنے والو خدا مل جائیگا
کیا بتاؤں ان کے در پہ جا کے کیا مل جائیگا ؛ جو طلب ہوگی طلب سے بھی سوا مل جائیگا
مصطفیٰؐ کے در سے پاتے ہیں عقیدت مند ہی ؛ بے ادب گستاخ کو اس در سے کیا مل جائیگا
اُن کے صدقے میں خدا سے مانگ کر دیکھے کوئی ؛ مدّعی کے لب ہلیں گے مدّعا مل جائیگا
غم نہیں گم ہو بھی جائے راہِ فردوسِ بریں ؛ مصطفیٰؐ کا نام لوں گا راستا مل جائیگا
نام ان کا وقتِ مشکل لے کے دیکھو تو ذرا ؛ نا امیدی میں بھی دِل کو آسرا مل جائیگا
کشمکش میں مبتلا کیوں ہو مدینے کو چلو ؛ کوچۂ احمدؐ میں جینے کا مزا مِل جائیگا
گرمیٔ خورشیدِ محشر جب بڑھے گی حشر میں ؛ سایۂ دامانِ محبوبؐ خُدا مِل جائیگا

ڈھونڈے گا حشر میں اعجازؔ کو ان کا کرم
نعت گوئی کا سرِ محشر صلہ مل جائیگا

*

نعت

بسر ہو زندگی تو یوں بسر ہو یا رسولؐ اللہ ؛ حرم میں شب، مدینے میں سحر ہو یا رسولؐ اللہ

اگر ہم پہ کرم کی اک نظر ہو یا رسولؐ اللہ ؛ ہماری زندگی بھی معتبر ہو یا رسولؐ اللہ

کبھی یوں بھی تمنا بارور ہو یا رسولؐ اللہ ؛ کہ ہم ہوں اور مدینے کا سفر ہو یا رسولؐ اللہ

تمہارےؐ نور سے روشن ہے ہر شئے بزمِ امکاں کی ؛ ہر آئینے میں تم ہی جلوہ گر ہو یا رسولؐ اللہ

تمہارا راستہ تھا جس پہ سارے انبیاء گزرے ؛ تمہیںؐ ہر رہنما کے راہبر ہو یا رسولؐ اللہ

وہ دِل عرشِ بریں ہے، خلد ہے، کعبہ ہے، طیبہ ہے ؛ تمہاریؐ یاد کا جس دِل میں گھر ہو یا رسولؐ اللہ

تمہاراؐ اک اشارہ ہم گنہگاروں کو کافی ہے ؛ گنہگاروں پہ رحمت کی نظر ہو یا رسولؐ اللہ

میسر ہم کو ہو جائے شبِ معراج کا صدقہ ؛ ہمارا بھی مقدر اوج پر ہو یا رسولؐ اللہ

جو یوں موت آئے تو اُس موت کا اعجازؔ کیا کہنا

دمِ آخر لبِ بیمار پہ ہو یا رسولؐ اللہ!

★

نعتؐ

مصطفیٰ کے غم میں جو آنسو رواں ہو جائیگا ∴ حشر کے دن نارِ دوزخ پر گراں ہو جائے گا

جب مکمل نسبتِ امیؐ لقب ہو جائے گی ∴ خود چراغِ علم و دانش ضوفشاں ہو جائے گا

اتباعِ مصطفیٰ ہے شادمانی کی دلیل ∴ دل سے ہر غم خود بخود دامن کشاں ہو جائے گا

وہ عمل جس میں نہ ہو شامل نبیؐ کی معرفت ∴ دیکھ لینا حشر کے دن رائیگاں ہو جائے گا

کامیابی ہر قدم پر بڑھ کے چومے گی قدم ∴ جانبِ طیبہ رواں جب کارواں ہو جائے گا

دید کی حسرت تو ہے لیکن جب اُٹھے گا نقاب ∴ انؐ کا جلوہ خود حجابِ درمیاں ہو جائے گا

آپؐ اگر تشریف لے آئیں گھڑی بھر کے لئے ∴ رشکِ فردوسِ بریں میرا مکاں ہو جائے گا

ہم وہ عاصی ہیں سرِ محشر ہمارا فیصلہ ∴ بس خدا و مصطفیٰ کے درمیاں ہو جائے گا

نعتِ احمدؐ پڑھنے دیجئے بزم میں مجھ کو ذرا ∴ دشمنِ اسلام کا چہرہ دھواں ہو جائے گا

مدحتِ محبوبِ ربؐ جب تک نہ بن جائے شعار
کیا کوئی اعجازؔ سا معجز بیاں ہو جائے گا!

*

نعت ﷺ

ماہِ مدینہ مہرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ؛ حسنِ سراپا نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ مسلسل شاہدِ داور خلقتِ اوّل شافعِ محشر ؛ آپؐ مؤخر آپؐ مقدّم صلی اللہ علیہ وسلم

آدم سے تا حضرتِ عیسیٰؑ سب سے سوا ہے آپکا رتبہ ؛ آپؐ کی ہستی فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

دافعِ ظلمت، قاطعِ باطل، جلوۂ ایماں دین کا حاصل ؛ ضربِ مسلسل نعرۂ پیہم صلی اللہ علیہ وسلم

پیشِ نظر ہے جلوۂ آقاؐ حسنِ تصوّر شاد دیتے جا ؛ سنتے رہیں وہ کہتے رہیں ہم صلی اللہ علیہ وسلم

زلف سے قائم رات کی رنگت دن کے اجالے رخ کی بدولت ؛ آپؐ سے قائم نظمِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

زیرِ قدم ہے عرش کی منزل کوئی نہیں ہے پردہ حائل ؛ ذاتِ خدا کے آپؐ ہیں محرم صلی اللہ علیہ وسلم

سامنے ہو جب روضۂ اطہر ورد یہی ہو میری زباں پہ ؛ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ کو جانے خالق جانے عقل سے انساں کیا پہچانے

آپؐ تو ہیں اعجازِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم!

★

نعتؐ

طیبہ کا جگر ہے عرش کا دِل جو رُوحِ رَوانِ عالم ہے،
وہ نامِ محمدؐ صلِ علیٰ اب وردِ زبانِ عالم ہے!

تسلیم کہ نعتِ احمدؐ میں مصروف زبانِ عالم ہے،
خلّاق جہاں ہے مدح سرا کیا چیز بیانِ عالم ہے!

روضے پہ فرشتے آتے ہیں مدحت کے ترانے گاتے ہیں
محبوبؐ دو عالم کے دَم سے یہ عظمت و شانِ عالم ہے

جس سمت زمانے کو چاہیں اس سمت زمانہ پھر جائے
محبوبؐ خدا کے ہاتھوں میں ہر وقت عنانِ عالم ہے!

روشن ہے جہاں ہر شئے ہے حسیں ہیں رشکِ قمر ذراتِ زمیں
اے مہرِ عرب جلووں سے ترے پُر نور مکانِ عالم ہے

اللہ کا قہر تو آجاتا برباد زمانہ ہو جاتا،
یہ آپؐ کی رحمت ہے اب تک قائم جو نشانِ عالم ہے!

جو فہم بشر سے بالا تھے وہ کام بھی کر کے دکھلائے
اعجازؔ محمدؐ پہ صدقے ہر وہم و گمانِ عالم ہے!

★

نعتؐ

حقیقت کو بناتے ہو جو افسانہ محمدؐ کا ؎ ابھی کچھ اور کہہ بیٹھے گا دیوانہ محمدؐ کا

پئے الفت یہی تو فرق ہے مجنوں میں اور مجھ میں ؎ وہ تھا لیلیٰ کا دیوانہ میں دیوانہ محمدؐ کا

محبت میں نبیؐ کی رات دن سرشار رہتا ہے ؎ یہ میرا دل ہے یا رب یا کہ پیمانہ محمدؐ کا

ادب سے مجھ کو لے جائیں گے قدسی جانبِ جنت ؎ میں جنت کے لئے رکھتا ہوں پروانہ محمدؐ کا

یہ کیا ہے حوضِ کوثر کو جو پوچھا میں نے جنت میں ؎ ادب سے بول اٹھیں حوریں کہ میخانہ محمدؐ کا

فرشتے دیکھ کر صورت پئے تعظیم اٹھیں گے ؎ درِ اقدس پہ جب پہونچے گا دیوانہ محمدؐ کا

کسی عالم میں ہاتھوں سے نہ چھوٹے خلق کا دامن ؎ سکھاتا ہے یہ اندازِ کریمانہ محمدؐ کا

امیروں کے لئے اِک درسِ استغنا ہے دنیا میں ؎ شہنشاہی میں اندازِ فقیرانہ محمدؐ کا

یہ ربطِ خاص بھی اعجازؔ اعجازِ محبت ہے
محمدؐ شمعِ محفل ہیں میں پروانہ محمدؐ کا

★

نعت ۴

کس کے نورِ مقدس کی تاثیر ہے وہ جو شرحِ وجود و عدم ہو گئی،
کس کے نامِ مبارک کی تحریر ہے وہ جو تقدیرِ لوح و قلم ہو گئی!

اے زہے رہبریٔ حبیبِ خدا کہکشاں خاکِ زیرِ قدم ہو گئی
کتنی دشوار تھی منزلِ معرفت کتنی آساں خدا کی قسم ہو گئی

میرے دل کی امیدیں بر آنے لگیں شب کی تاریکیاں منہ چھپانے لگیں
جگمگانے لگے داغِ عشقِ نبیؐ روشنی جب ستاروں میں کم ہو گئی

پائے اقدس کی عظمت کوئی کیا لکھے آتے بالا نہیں فکر کے زاویے،
جس زمیں پر نبیؐ کے قدم آ گئے وہ زمیں رشکِ باغِ ارم ہو گئی!

عرشِ اعظم ہو یا ہو زمینِ حرم ہو عرب کا چمن یا دیارِ عجم
اس طرف حق کی رحمت برسنے لگی جس طرف انؐ کی چشمِ کرم ہو گئی

دیں کے احکام تکمیل پاتے رہے آیتیں لے کے جبریلؑ آتے رہے
حق نے قرآن کا نام اُسے دے دیا مدحتِ مصطفٰےؐ جب رقم ہو گئی

ساکنانِ جناں کا سلام آ گیا خلد ہے منتظر یہ پیام آ گیا
جب زباں پر محمدؐ کا نام آ گیا زندگی کس قدر محترم ہو گئی

نزع میں آ گئی یادِ خیرالوریٰؐ روح پر میری چھانے لگا کیف سا
حسرتِ دل سوا ہو گئی اور بھی مہلتِ زندگی جتنی کم ہو گئی

سب یہ ظاہر ہے دو عالم میں یہ راز ہے مصطفٰےؐ کا یہ اعجاز اعجاز ہے
بُت کدوں میں دیئے کفر کے بجھ گئے جب ضیا بارِ شمعِ حرم ہو گئی!

نعتؐ

اللہ کی قدرت ہے قسمت کی رسائی ہے ؛ خادم ہوں محمدؐ کا قبضے میں خدائی ہے
اسلام سے باطل نے پھر آنکھ ملائی ہے ؛ سرکارؐ دھائی ہے سرکارؐ دھائی ہے
معراج کی منزل پر اللہ سے باتیں کیں ؛ انسان نے انساں کی توقیر بڑھائی ہے
اے ذاتِ نبیؐ کتنی برتر ہے تری ہستی ؛ خالق نے قسم تیری سو طرح سے کھائی ہے
دُنیا ہو کہ جنت ہو تیرے ہی لیئے آقاؐ ؛ خلّاقِ دو عالم نے ہر بزم سجائی ہے
مغرور زمانے کا دِل موہ لیا جس نے ؛ اخلاق کی وہ دولت سرکارؐ نے پائی ہے
اُس راہ میں کعبہ ہے اس راہ میں جنّت ہے ؛ سرکارؐ دو عالم نے جو راہ دکھائی ہے
سنگِ درِ احمدؐ کو چوما جو تصوّر میں ؛ دُنیا مرے قدموں میں جھکتی نظر آئی ہے
میخانۂ بطحا میں جس وقت قدم رکھا ؛ صہبا مرے ساغر میں فردوس سے آئی ہے
یہ سوزِ غمِ احمدؐ اشکوں سے نہ کم ہوگا ؛ اے دیدۂ تر تو نے آگ اور لگائی ہے
واللہ مقدر کی اصلاح تھی ناممکن ، ؛ اس در پہ جبیں رکھ کر تقدیر بنائی ہے

اعجازؔ مدینے میں اعجاز کوئی دیکھوں،
اعجازؔ مرے دل میں اب دھن یہ سمائی ہے!

نعتؐ

کمالِ عاشقی ہے یہ کہ معراجِ محبت ہے ؛ تصوّر میں مدینہ سامنے آقاؐ کی صورت ہے

فقط اک آپؐ پر ظاہر ہر اک رازِ مشیت ہے ؛ خدا جانے خُدا کو آپؐ سے کتنی محبت ہے

شبِ اسریٰ جو دیکھا حسنِ احمدؐ بول اٹھے قدسی ؛ یہی صورت ہے، وہ جس پر فدا قرآں کی صورت ہے

شکستہ پا، مدینہ دُور، سر پر شام، راہیں گم، ؛ اب ایسے میں تمہاری رہنمائی کی ضرورت ہے

وہی گلیاں، وہی روضہ، وہی جلوہ، وہی منظر ؛ مری آنکھیں ہیں محوِ خواب اور بیدار قسمت ہے

خُدا کے فضل سے یوں تو ہوئے ارمان سب پورے ؛ نہ نکلی جو مرے دل سے مدینے کی وہ حسرت ہے

اُٹھائے سے نہیں اٹھتی نگاہِ شوق سجدے سے ؛ نبیؐ کے سنگِ در میں کس بلا کی جاذبیت ہے

نہ مجھ کو غم ہے دُنیا کا نہ مجھ کو خوف محشر کا ؛ خدا کا ہے کرم مجھ پر محُمّدؐ کی عنایت ہے

نہیں اعجازؔ* اعجازِ شہِ دیں پر یقیں جس کو،

مری نظروں میں وہ انساں بہت ہی بے بصیرت ہے!

★

نعتؐ

کیسی کوثر کی طلب سایۂ طوبیٰ کیا ہے
ماسوا آپؐ کے فردوس میں رکھا کیا ہے

زندگانی کے تقاضوں پہ بھی نظریں رکھو،
یہ بھی دیکھو کہ شریعت کا تقاضا کیا ہے

میں زباں کھولوں حضورؐ آپ کے آگے توبہ
آپؐ واقف ہیں مرے دِل کی تمنّا کیا ہے

ہم سے ممکن ہی نہیں شرحِ صفاتِ احمدؐ
پوچھو اللہ سے ذاتِ شہہِ والا کیا ہے

شب ہے آئینۂ گیسوئے رسُولِ عربی
جلوۂ روئے محمّدؐ ہے سویرا کیا ہے!

بخشش کے امّتِ عاصی یہ کہے گا خالق
میرے محبوبؐ! کہو اور تمنّا کیا ہے؟

شاہِ بطحا کا یہ اعجازؔ کرم ہے ورنہ
نعت گوئی کا ابھی مجھ کو سلیقہ کیا ہے!

★

نعت ﷺ

تری عقل سے ان کی ہستی ہے بالا بشر کہنے والے تو کیا جانتا ہے،
خدا کو مرے مصطفےٰؐ جانتے ہیں مرے مصطفےٰؐ کو خدا جانتا ہے!

بھلا عقل انسان کی کیسے سمجھے فرشتوں کے وہم و گماں سے ہے بالا
خدا کو تری ابتدا کی خبر ہے خدا ہی تری انتہا جانتا ہے!

کوئی اور مانے نہ مانے تو کیا غم مگر اہلِ حق کا عقیدہ یہی ہے
خدا کی قسم وہ خدا سے جدا ہے تمہیں جو خدا سے جدا جانتا ہے

وہی غیر سے حالِ دل اپنا کہہ دیں محمدؐ کو جو بے خبر جانتے ہیں
وہ محبوبِ داور ہے آقا ہمارا جو دِل کا ہر اک مدّعا جانتا ہے

طبیبوں کی بیکار ہیں سب دوائیں عزیز و اقارب نہ زحمت اُٹھائیں
مجھے فخر ہے جس کا بیمار میں ہوں وہی دردِ دل کی دوا جانتا ہے

اگر دِل میں ہے عشقِ شاہِ مدینہ کنارے پہ آجائے گا خود سفینہ
بھروسا تو رکھو حبیبِ خدا پر ہے ساحل کہاں ناخدا جانتا ہے!

ارے منکر و نکیر اپنی کرو تم تمہارا ہے کوئی نہ تم ہو کسی کے،
ہمیں حشر کا غم نہیں ہے ہمیں تو نبیؐ جانتے ہیں خدا جانتا ہے

یہ اعجازؔ منزل بڑی معتبر ہے بھٹکنے کا خطرہ نہ لٹنے کا ڈر ہے،
پہونچ جائیں گے ہم دیارِ نبیؐ میں مدینے کا دِل راستا جانتا ہے!

نعت

یقین لائے نہ کیوں زمانہ حقیقتِ اغیار تمؐ ہو
غلط ہو کیسے تمہارا دعویٰ دلیلِ پروردگار تمؐ ہو

تمام نبیوں میں تمؐ ہو افضل تمہیں ہو آخر تمہیں ہو اوّل
درود تمؐ پر سلام تمؐ پر حبیبِؐ پروردگار تمؐ ہو

تمہاریؐ صورت جمالِ قدرت تمہاریؐ سیرت کمالِ قدرت
کیا ہے قدرت نے ناز جس پر خُدا کا وہ شاہکار تمؐ ہو

کریم بھی تمؐ خلیق بھی تمؐ رحیم بھی تمؐ شفیق بھی تمؐ
فدا ہے ساری خدائی تمؐ پر فدائے پروردگار تمؐ ہو

گلوں میں رخسار کی ہے رنگت صبا میں ہے گیسوؤں کی نکہت
ہر ایک غنچہ ہے محوِ مدحت چمن ہے تمؐ سے بہار تمؐ ہو

خدا کے احکام لے کے آئے عمل کا پیغام لے کے آئے
وقارِ لوح و قلم ہے تمؐ سے نقیبِ پروردگار تم ہو

نثار تمؐ پر یہ زندگانی تمہارے دم سے ہے شادمانی
ہمارے دل کا سکون تمؐ ہو ہمارے دِل کا قرار تمؐ ہو

تمہارا اعجاز* ہر زماں ہے لگی ہے لو تمؐ سے جو جہاں ہے
نہ کیوں صدا دے تمہیں زمانہ دِلوں کے آئینہ دار تمؐ ہو

نعت

ملی دُنیا کی ہر نعمت بفیضِ مصطفےٰؐ ہم کو ✿ خدا نے ان کے صدقے میں عطا کیا کیا ہم کو
جو دیکھا وسعتِ کونین کو چشمِ حقیقت سے ✿ نظر آئے محمدؐ ابتدا تا انتہا ہم کو
گنہگاروں کو وہ مایوس ہونے ہی نہیں دیتے ✿ پشیماں جب ہوئے ان کا کرم یاد آگیا ہم کو
ذرا ہم لوگ اپنے خلق کو کردار کو دیکھیں ✿ زمانہ کہہ رہا ہے امّتِ خیر الوریٰ ہم کو
یہ بدبختی ہماری ہم گریزاں ہوگئے اُس سے ✿ دکھایا تھا جو محبوبِ خُدا نے راستا ہم کو
کرے گا حشر تک جو رہنمائی نوعِ انساں کی ✿ خُدا کے فضل نے بخشا ہے ایسا رہنما ہم کو
طلب میں اُن کی کام آئیگا مٹ کے خاک ہونا بھی ✿ اڑا کر لے ہی جائے گی مدینے کی ہوا ہم کو

محبت نے ہمیں پہونچا دیا ہے ایسی منزل پر
نظر اعجاز* اعجازِ نبیؐ آنے لگا ہم کو!

نعت

خداوندِ عالم کے مقصد کے صدقے ؛ دو عالم بنائے محمدؐ کے صدقے
حدودِ بلندیٔ بے حد کے صدقے ؛ سرِ عرش ہے پائے احمدؐ کے صدقے
ہمیں دولتِ دین و دُنیا ملی ہے ؛ محمدؐ کے اکرام بیحد کے صدقے
حقیقت تو یہ ہے کہ دونوں جہاں میں ؛ ملا ہم کو سب کچھ محمدؐ کے صدقے
اماں مل گئی ہم کو جہلِ خرد سے ؛ رسُولِ مکرّم کی آمد کے صدقے
درِ مصطفٰےؐ پر ہے قربان کعبہ ؛ بہارِ ارم سبز گنبد کے صدقے
ملی بوسۂ مصطفٰےؐ سے یہ عظمت ؛ مُسلمان ہیں سنگِ اسود کے صدقے
یہ مہرِ فلک اور یہ ماہ و انجم ؛ اتارے گئے ہیں محمدؐ کے صدقے

سمجھ میں جو اعجازؔ آئے تو کیسے،
خرد ہے کمالاتِ احمدؐ کے صدقے!

★

نعتؐ

زندگی بس اُسی نے پائی ہے ٭ جس کو طیبہ میں موت آئی ہے

ہم نے دیکھے ہیں آپؐ کے جلوے ٭ جس طرف بھی نظر اٹھائی ہے

اُن کے نقشِ قدم پہ چلنے سے ٭ نوعِ انساں تری بھلائی ہے

معترف آپؐ کے وہ کیا ہوں گے ٭ جن کے ذہنوں پہ گرد چھائی ہے

آپؐ نے کفر کے اندھیرے میں ٭ شمع توحید کی جلائی ہے

نارسا ہے وہاں تصوّر بھی ٭ مُصطفٰےؐ کی جہاں رسائی ہے

مل گیا جامِ بادۂ عرفاں ٭ گردشوں نے شکست کھائی ہے

مانگنے والے مانگ جی بھر کے ٭ مُصطفٰےؐ کی تو کُل خُدائی ہے

مِل گیا کچھ نہ کچھ مجھے اعجازؔ
نعتِ احمدؐ جہاں سنائی ہے!

★

نعتؐ

عشقِ صادق کا ہم کو صلہ مل گیا ؛ مصطفےٰؐ مل گئے اور خدا مل گیا
آستانِ شہہِ انبیاءؐ مل گیا ؛ یا سرِ فرش عرشِ علا مل گیا
مبتلائے حبیبِؐ خدا مل گیا ؛ دِل بھی ہم کو بڑے کام کا مِل گیا
کشتیٔ دینِ حق کو بفضلِ خدا ؛ ڈوبتے ڈوبتے ناخدا مل گیا
اس کو معراجِ انسانیت مل گئی ؛ جس کو قربِ رسولِؐ خدا مل گیا
زندگی حسن سے اپنے واقف ہوئی ؛ خلقِ احمدؐ کا جب آئینہ مل گیا
نقشِ پائے نبیؐ کی بدولت ہمیں ؛ باغِ فردوس کا راستہ مل گیا
سب کو حسبِ مراتب ملیں رفعتیں ، ؛ مصطفےٰؐ کو مقامِ دنیٰ مل گیا
تم کو موسیٰؑ ملی خضرؑ کی پیروی ؛ اور ہمیں خضرؑ کا رہنما مل گیا

مدحتِ مصطفےٰؐ کا یہ اعجازؔ ہے ،
میرا حسانؓ سے سلسلہ مل گیا!

*

نعت

وہ مختارِ کل ہیں خُدا کی طرف سے عطا ہے حبیبِ خدا کی نرالی،
اُسے مل گئی ہے دو عالم کی نعمت درِ مصطفےٰ پر جو پہونچا سوالی

وہ اینٹوں کا تکیہ چٹائی کا بستر وہ دوشِ مبارک پہ کملی ہے کالی،
غذا صرف نانِ جویں وہ بھی تھوڑی جو رُتبے کو دیکھو دو عالم کے والی

رُخِ مصطفےٰ پر ہے خورشید صدقے فدا گیسوؤں پر گھٹائیں ہیں کالی
تصدق ہیں دنداں پہ موتی عدن کے لبوں پر تصدق ہے پھولوں کی لالی

اصولِ محبت کوئی کیسے سمجھے محبت کی باتیں ہیں سب سے نرالی
نظر جب نہ آئی محمدؐ کی صورت چلی جانبِ خلد روحِ بلالیؓ!

محبت میں ہے التجا کفر آقا زباں سے میں کچھ اور کہتا نہیں ہوں
ادھر بھی نگاہِ کرم ہو خدارا امیدوں کا دامن ہے مدت سے خالی

تم آئے تو معراج انساں نے پائی پریشان تھی ورنہ ساری خُدائی
حقیقت کا تم نے وہ بخشا تصوّر مٹے ذہنِ انساں سے نقشِ خیالی

ہر انساں تھا ظلم و ستم کا نشانہ حقیقت سے بھٹکا ہوا تھا زمانہ
سرِ عام نیلام تھا عصمتوں کا محمدؐ نے انساں کی عزت بچالی!

مکاں سے تو روح الامیں ساتھ میں تھے مگر لامکاں تک اکیلے ہی پہونچے
انہیں راہبر کی ضرورت نہیں تھی محمدؐ کی راہیں تھیں سب دیکھی بھالی

وفا کی جو کچھ دن مری زندگی نے اگر مصطفےٰ نے بلایا مدینے
کبھی روز (اعجاز*) دیکھوں گا جاکر وہ ارضِ مقدس وہ دربارِ عالی!

نعتؐ

سلامی کو فرشتے آسماں سے سر بہ خم آئے ؞ زمیں پر جب شہنشاہِ رسالت کے قدم آئے!

نبی جتنے بھی آئے سب کے سب ہی محترم آئے ؞ محمدؐ مصطفےٰ بن کر شہنشاہِ اُممّ آئے!

زباں پر ربِّ ہب لی اُمّتی تھا وقتِ پیدائش ؞ وہ اپنے دِل میں لیکر اُمّتِ عاصی کا غم آئے!

درِ اقدس سے کوئی آج تک خالی نہیں لوٹا ؞ مرادیں لے کے وہ پلٹے کہ جو با چشمِ نم آئے!

گنہگاروں کو مژدہ تشنہ کاموں کو مبارک ہو ؞ قسیمِ حوضِ کوثر مالکِ باغِ اِرم آئے!

بلایا ہے شہنشاہِ دو عالم نے تو آئے ہیں ؞ خود اپنے آپ رضے پر نہ تم آئے نہ ہم آئے!

تمنّائے دلِ مضطر یہی ہے شافعِ محشر ؞ مدینہ سامنے ہو جب مرا آنکھوں میں دم آئے!

زباں جب بھی ہلے یا رب تو نامِ مصطفےٰ نکلے ؞ لکھے بس نعتِ احمد جب بھی جنبش میں قلم آئے!

خُدا نے معجزے بیحد عطا فرمائے احمدؐ کو
میسّر اور نبیوں کو مگر اعجاز* کم آئے!

★

نعتؐ

محبت راہبر ہے اور میں ہوں ⁂ مدینے کا سفر ہے اور میں ہوں!

تلاشِ نقشِ پا میں مدتوں سے ⁂ نبیؐ کی رہگزر ہے اور میں ہوں!

نبیؐ کا سنگِ در کعبے کا کعبہ ⁂ نبیؐ کا سنگِ در ہے اور میں ہوں!

حریمِ جلوۂ طیبہ سے واقف ⁂ مرا حسنِ نظر ہے اور میں ہوں!

وہاں ان کے سوا کوئی نہیں ہے ⁂ جہاں میری نظر ہے اور میں ہوں!

بس اتنا سوچ کر ملنے کا وعدہ ⁂ حیاتِ مختصر ہے اور میں ہوں!

مقاماتِ ادب سمجھا رہا ہوں ⁂ دلِ شوریدہ سر ہے اور میں ہوں!

مدد اے رہبرِ کون و مکاں کر ⁂ قیامت کا سفر ہے اور میں ہوں!

یہ ہے اعجازؔ اعجازِ محبت،
درِ خیر البشرؐ ہے اور میں ہوں!

★

۴

نعت

دن فدا روئے حسیں پر رات زلفوں پر نثار ؛ آپؐ کے دم سے ہے قائم عظمت لیل و نہار

حسن ایسا ناز جس پر خود کرے پروردگار ؛ آپؐ سے بڑھ کر نہیں قدرت کا کوئی شاہکار

کہکشاں کی شکل میں نقشِ قدم ہیں آشکار ؛ آسماں پر آج بھی روشن ہے انکی رہگزار

نورِ یزداں شاہِ خوباں چارہ سازِ بیکساں ؛ حسنِ یوسف ہے تصدق جانِ عیسیٰ ہے نثار

اتباعِ مصطفےٰؐ سے ہم گریزاں ہیں مگر ؛ اتباعِ مصطفےٰؐ ہے باعثِ صد افتخار

ایک بار آتا ہے ہر قدسی درِ سرکار پہ ؛ اور غلامِ مصطفےٰؐ چاہے تو آئے بار بار

شاہِ بطحا اس طرف بھی اک عنایت کی نظر ؛ آپؐ کی چشمِ کرم کے ہم بھی ہیں امیدوار

میں مریضِ عشقِ احمدؐ ہوں دوا سے کیا غرض ؛ مجھ کو میرے حال پر ہی چھوڑ دیں تیماردار

عالمِ امکاں پہ ہیں چھائے ہوئے ان کے غلام
آج بھی اعجاز* اعجازِ نبیؐ ہے آشکار

★

نعت ؐ

جو برسوں سے تھی بہرِ باغِ مدینہ قبول آج شاید دُعا ہو گئی ہے
سُنا ہے مرے گھر پیام اُن کا لے کر کئی بار بادِ صبا ہو گئی ہے

سکوں اتنا فرقت میں دِل کو ہُوا ہے کہ آنکھوں سے اب اشک بہتے نہیں ہیں،
تری یاد او چارہ سازِ دو عالم مرے دردِ دل کی دوا ہو گئی ہے!

نہ کام آئی تدبیر کوئی کسی کی عزیز و اقارب نے کوشش بہت کی،
محمدؐ کا نام آ گیا جب زباں پہ مریضِ الم کو شفا ہو گئی ہے

دو عالم کے وارث، مدینے کے آقا، یتیموں کے والی، غریبوں کے مولا
کہیں تم بھی مجھ سے خفا ہو نہ جانا یہ دُنیا تو ساری خفا ہو گئی ہے

اطاعت ہے تیری خُدا کی اطاعت عبادت خُدا کی ہے تیری بدولت
ترے حکم پر جب بھی سر جھک گیا ہے نمازِ محبت ادا ہو گئی ہے

ہو کعبہ کی منزل کہ عرشِ بریں ہو فلک کا ہو قصہ کہ باتیں زمیں کی،
ادھر ہو گئی ہے خُدا کی بھی مرضی جدھر مرضیٔ مصطفیٰؐ ہو گئی ہے!

اٹھا ہے نقابِ رخِ مصطفیٰؐ جب تو سو جاں سے سورج ہُوا ہے تصدق
کبھی کھل گئے ہیں ہوا سے جو گیسو تو قرباں کالی گھٹا ہو گئی ہے

اگر جذبۂ دل سلامت ہے میرا تو اِک دن پہنچ جاؤں گا میں مدینے
مجھے رہبر کی ضرورت نہیں ہے مری جستجو رہنما ہو گئی ہے

تمدن سے بدلی جہالت کی دُنیا محبت ہُوئی ہر جگہ کارفرما،
یہ اعجاز* ہے آمدِ مصطفیٰؐ کا کہ بزمِ جہاں کیا سے کیا ہو گئی ہے!

نعتؐ

بڑھے گا اور محبت میں کیا وقارِ رسولؐ ؛ کیا خدا نے سرِ عرش انتظارِ رسولؐ

مزا ہو بیٹھِ خدا جب ہو انتظارِ رسولؐ ؛ وہ پوچھے کون ہو ہم کہہ دیں جاں نثارِ رسولؐ

ہر ایک چیز دو عالم کی ہے تصرّف میں ؛ بہ اختیارِ خدا ہے یہ اختیارِ رسولؐ

مذاق اڑاتے ہیں جو لوگ دینِ حق کا انھیں ؛ نہ اعتبارِ خدا ہے نہ اعتبارِ رسولؐ

بناؤ سیرتِ محبوبِ کبریا کو شعار ؛ بنے ہیں لوگ عمل ہی سے شاہکارِ رسولؐ

زمانہ کچھ کہے اپنا تو یہ عقیدہ ہے ؛ گناہ گارِ خدا ہے گناہ گارِ رسولؐ

ہوا ہے جب سے ہدف تیرِ عشقِ احمدؐ کا ؛ میں قدر کرتا ہوں دل کی کہ ہے شکارِ رسولؐ

تجھے خبر نہیں اے چارہ گر علاج نہ کر ؛ میں دردِ دل کو سمجھتا ہوں یادگارِ رسولؐ

نہ پوچھ جہر سے اعجازؔ گردِ راہِ سفر
کہ بن کے جاتا ہے روضے پہ خاکسارِ رسولؐ!

★

نعتؐ

سرِ عرشِ معراج میں حق نے بخشی یہ کہہ کر محمدؐ کو ساری خُدائی،
ہمارے ہو تم اور ہم ہیں تمہارے ہماری خُدائی تمہاری خُدائی!

نہ جانے خُدا کو ہے کتنی محبت بشر کیا نہ سمجھے ملک یہ حقیقت،
خُدا نے خُدائی اُتاری تو لیکن محمدؐ کے صدقے اُتاری خُدائی!

تمہارے کرم سے ہیں سب شاد و خُرّم تمہارے ہی دم سے ہے آباد عالم
جو آتے نہ تم رحمتیں ساتھ لیکر تو کرتی صدا آہ و زاری خُدائی!

زمین و فلک چاند سورج نہ ہوتے کہیں بھی خدائی کے جلوے نہ ہوتے
تمہارے لیے ہی بنائے دو عالم تمہاری ہی خاطر سنواری خُدائی

خُدا کی طرف سے خدائی کے حاکم ہر اک نعمتِ دین و دُنیا کے قاسم
بحکمِ خُدا ہے ازل سے ابد تک محمدؐ کے در کی بھکاری خُدائی!

بنایا تمہیں شافعِ روزِ محشر یہ احسان خالق کا ہے دو جہاں پر،
نہ ہوتے جو تم شافعِ روزِ محشر تو پھرتی کہاں ماری ماری خُدائی!

نہ جانے یہ (اعجاز) اعجاز کیا ہے نہ سمجھا کوئی آج تک راز کیا ہے
تعجب تو یہ ہے نہیں جس کا سایا اسی کے ہے سائے میں ساری خُدائی!

نعتؐ

اک درسِ مکمل ہے ایثارِ محمدؐ کا ⁂ تفسیر ہے قرآں کی کردارِ محمدؐ کا

ہر پھول منور ہے جلووں سے رسالت کے ⁂ توحید کا مرکز ہے گلزارِ محمدؐ کا

ایماں کی دولت تو ملتی ہی نہیں یارو ⁂ جب تک کہ نہ ہو دل سے اقرارِ محمدؐ کا

کونین کی ہر شے پہ قدرت نہ اگر ہوتی ⁂ ہوتا نہ لقب ہرگز مختارِ محمدؐ کا

اللہ کرے سب کا ارمان یہ بر آئے ⁂ ہر شخص کو ہو جائے دیدارِ محمدؐ کا

اک بار اگر کوئی دیوانے کو چھیڑے گا ⁂ نام آئیگا ہونٹوں پر سو بار محمدؐ کا

ہم جنسِ گنہ دے کر رحمت کو خریدیں گے ⁂ محشر میں سجے گا جب بازار محمدؐ کا

ہر موجِ مئے کوثر تعظیم کو اُٹھے گی ⁂ جب خلد میں پہنچے گا میخوار محمدؐ کا

اعجازؔ* ان آنکھوں پہ قرباں مری آنکھیں
جن آنکھوں نے دیکھا ہے دربار محمدؐ کا!

*

۴
نعت

مہمانِ شبِ معراج ہیں سلطانِ مدینہ ٭ اب عرشِ معظم پہ ہے احسانِ مدینہ

مکے کے جگر، عرش کے دل، جانِ مدینہ ٭ محبوبِ دو عالم مرے سلطانِ مدینہ

پلکوں سے میں جھاڑوں درِ سلطانِ مدینہ ٭ خالق جو بنا دے مجھے دربانِ مدینہ

صدیقؓ و عمرؓ، حیدرؓ و عثمانؓ کے صدقے ٭ حاصل ہے انھیں قربتِ سلطانِ مدینہ

اک گوشے میں آباد ہے اسلام کی دنیا ٭ اللہ رے یہ وسعتِ دامانِ مدینہ

اے گلشنِ جنت تجھے کن آنکھوں سے دیکھوں ٭ ہے میری نگاہوں میں گلستانِ مدینہ

ہم جائیں تو رضواں کو فرشتے یہ صدا دیں ٭ ہٹ جاؤ کہ آتے ہیں غلامانِ مدینہ

کوثر پہ ہے یہ ساقیٔ کوثر کی ہدایت ٭ پہلے وہ پئیں جو ہیں ثناخوانِ مدینہ

اعجازؔ اسے کہتے ہیں اعجازِ محبت
بے دیکھے ہوئے ہے مجھے عرفانِ مدینہ!

★

۳

نعت

آئے تو بہت مرسل لیکن کیا بات رسولِ اکرمؐ کی ٭ اسلام کا پرچم لہرا کر تنظیم بدل دی عالم کی !
اپنوں کے برابر پیار کیا تاریخ ہے شاہد عالم کی ٭ دشمن بھی اگر آیا کوئی خدمت میں رسولِ اکرمؐ کی !
وہ نورِ قدم وہ شاہِ اممؐ وہ ماہِ عرب وہ مہرِ عجم ٭ جس وقت کہ چمکا عالم میں تقدیر بدل دی عالم کی !
اس شان کے ہم قربان آقاؐ یہ شان تمہاری صلِ علیٰ ٭ خالق نے تمہیں تخلیق کیا تخلیق سے پہلے عالم کی !
باقی نہ رہا ظلمت کا نشاں ہر سمت اُجالا پھیل گیا ٭ جس وقت شعاعِ نورِ نبیؐ اس عالمِ امکاں میں چمکی !
وہ عشقِ بلالِ حبشیؓ کا دُنیا کیلئے ہے درسِ وفا ٭ چھوٹا نہ زباں سے نامِ نبیؐ دی لاکھ زمانے نے دھمکی !
سرکارؐ کے روئے روشن پر صدیقؓ کے آنسو کیا کہنا ٭ پانی ہے گلِ عارض پہ جگہ تقدیر تو دیکھو شبنم کی !
سرکارؐ کے پائے اقدس کی مدت سے تمنا دل میں تھی ٭ آخر کو دُعا مقبول ہوئی معراج میں عرشِ اعظم کی !

اعجازؔ* جو سارے نبیوں نے اعجاز دکھائے دُنیا کو
اعجاز جھلک دیکھی ان میں اعجازِ رسولِ اکرمؐ کی !

★

نعتؐ

بلند اس قدر ہے مقامِ محمدؐ
دو عالم میں ہے احترامِ محمدؐ

نہ ہم جانتے ہیں نہ تم جانتے ہو،
خُدا جانتا ہے مقامِ محمدؐ!

یقیناً حبیبِؐ خدا کا ہے مسکن
وہ دِل جس میں ہے احترامِ محمدؐ

بدلتا رہے گا نظامِ زمانہ،
نہ بدلے گا لیکن نظامِ محمدؐ!

حدیث اور قرآں کی تشریح کیا ہے
کلامِ خُدا اور کلامِ محمدؐ!

خدائیؐ کی خدمت خدا کی اطاعت
گزرتے تھے یوں صبح و شامِ محمدؐ!

کرم ہے یہ اعجازؔ* شاہِ اُممؐ کا
ہیں شاہوں سے بڑھ کر غلامِ محمدؐ!

*

نعت

بفیضِ عشق آخر مل گئی منزل مدینے کی ۔۔۔ خرد جب ہو گئی گم رہبری دیوانگی نے کی!
تمنّا رہ گئی اس مرتبہ دل میں مدینے کی ۔۔۔ اب اگلے سال جاؤں گا وفا گر زندگی نے کی!
مرے عشقِ نبیؐ پر رشک کرتے ہیں خرد والے ۔۔۔ جنوں جتنا بڑھا اتنی ہی باتیں کیں مدینے کی!
انہیں معلوم ہے شاید میں طیبہ کا مسافر ہوں ۔۔۔ جو موجیں کر رہی ہیں رہبری میرے سفینے کی!
پڑھا کھِل کھِل کے پھولوں نے درود انؐ پہ سلام انؐ پہ ۔۔۔ چمن میں حسنِ احمدؐ کی ثنا ایک اک کلی نے کی!
نبیؐ کی قبر یوں آراستہ ہے سبز گنبد سے ۔۔۔ کہ ہو انگشتری جیسے زمرّد کے نگینے کی!
نبیؐ کے عشق میں یہ تو سندِ دیوانگی کی ہے ۔۔۔ رفوگر کوششیں بیکار ہیں دامن کو سینے کی!
تری بخشش سر آنکھوں پر مگر اے داورِ محشر ۔۔۔ کروں گا کیا اگر جنّت میں یاد آئی مدینے کی!

وفورِ عشقِ احمدؐ کا یہی اعجاز* کیا کم ہے
کہ سر رکھ دوں جہاں تصویر بن جائے مدینے کی!

نعتؐ

بنائے عالمِ کُل نورِ کبریا تمؐ ہو
ہے بزمِ کون و مکاں جن سے پُرضیا تمؐ ہو

تمہارےؐ صدقے میں سب کچھ ملا ہے دُنیا کو
میانِ خالق و مخلوق واسطہ تمؐ ہو

تمہاریؐ ذات تو مظہر ہے ذاتِ خالق کی
خُدا کا نُور ہے جس میں وہ آئینہ تمؐ ہو

تمہیں سے ابتدا خالق نے کی دو عالم کی
بس اب یہ حد ہے دو عالم کی انتہا تمؐ ہو

ہمیں تو اتنی خبر ہے خُدا کے ہو محبوبؐ
یہ بات صرف خُدا جانتا ہے کیا تمؐ ہو

یہ اور بات بھٹک جائیں دین کے مُنکر
وگرنہ ساری خدائی کے رہنما تمؐ ہو!

ڈبو سکے گا نہ طوفانِ کُفر محشر تک
کہ اس سفینۂ اُمّت کے ناخُدا تمؐ ہو!

گناہ گار سرِ حشر کیوں نہ ناز کریں
کہ عاصیوں کا سرِ حشر آسرا تمؐ ہو

ملیں مجھے بھی کچھ اعجازؔ* صاحبِ اعجاز
کہ مجھ غریب کا بس ایک آسرا تمؐ ہو!

نعت

تمہارے قدم اور سرِ عرشِ اعظم یہ عظمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
خدا کو تمہارا بلانا دلیلِ محبت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

ہوا شرک کی کفر کے تیز دھارے یہ بدعت کا طوفاں اور امت کی کشتی
ہمیں ناخدائی کی ایسے میں آقا ضرورت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے !

ہے مایوس دل اور بے چین آنکھیں گزرتے ہیں دن اور نہ کٹتی ہیں راتیں
تمہاری جدائی مدینے کے آقا قیامت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

وہ شامِ الم ہو کہ صبحِ مسرت لبوں پر ہنسی ہو کہ آنکھوں میں آنسو
نہیں بھولتا دل کسی وقت اُن کو یہ الفت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

زمیں بھی ہے اُن کی فلک بھی ہے اُن کا خدائی بھی ان کی خدا بھی ہے ان کا
ہر اک شے پہ کونین میں مصطفےٰ کی حکومت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

نہ دولت کی پروا نہ جاہ و حشم کی نہ حوروں کی خواہش نہ باغِ ارم کی
تصور میں باغِ مدینہ ہے ہر دم یہ جنت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

بڑھی جب کہ خورشید محشر کی گرمی سحابِ کرم بن گئے ان کے گیسو
گنہگار بندوں پہ روزِ قیامت یہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

یہ اعجازؔ اعجازِ خیر الوریٰ ہے درخشاں جو ہر منزلِ ارتقا ہے
یہ معراجِ انساں حبیبِ خدا کی عنایت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے !

نعتؐ

اجالا ہونیوالا ہے ہر اک سو بزمِ امکاں میں ؛ مجسّم نورِ خالق آ رہا ہے شکلِ انساں میں
نہ جانے کتنی ہے اللہ کو الفت محمدؐ سے ؛ جہاں دیکھو وہیں مدحت نظر آتی ہے قرآں میں
سبق جن سے لیا کرتے ہیں دانشور زمانے کے ؛ وہ دیوانے ملا کرتے ہیں طیبہ کے گلستاں میں
زمانہ نورِ کامل دیکھ کر دھوکہ نہ کھا جائے ؛ خدا نے اس لئے احمدؐ کو بھیجا شکلِ انساں میں
نبیؐ کے در سے کچھ اتنا ملا کہنا پڑا مجھ کو ؛ بس اب کے کار گنجائش نہیں ہے میرے داماں میں
خبر بھی ہے تجھے اے ناخدا کیوں بچ گئی کشتی ؛ نبیؐ کا نام میں نے لے لیا تھا جوشِ طوفاں میں
نہ جانے پھول مجھ پر کس قدر برسائے حوروں نے ؛ قصیدہ وصفِ احمدؐ کا پڑھا جب باغِ رضواں میں

وہیں پر معجزہ ویسا جہاں جیسی ضرورت ہو،
ہزاروں معجزے اعجازؔ* رکھتے ہیں وہ داماں میں!

*

۴

نعت

نبیؐ کی ذات ہم نے منبعِ جود و سخا دیکھی ٭ جفاؤں پر کرم دیکھے خطاؤں پر عطا دیکھی

حجاب اٹھے نگاہوں سے تجلّی جابجا دیکھی ٭ حرم کے بعد جب ہم نے مدینے کی فضا دیکھی

وہاں سے رفعتِ محبوبؐ ربّ کی ابتدا دیکھی ٭ جہاں پروازِ جبریلِ امیں کی انتہا دیکھی

سرِ عرشِ معظم جس گھڑی نعلینِ پا دیکھی ٭ فرشتوں نے کہا آپس میں شانِ مصطفٰیؐ دیکھی

نظر آئے ہمیں ہر گام پر جلوے محمدؐ کے ٭ عقیدت سے جہاں تک راہِ تسلیم و رضا دیکھی

سکونِ قلب و جاں پایا تو بس پایا مدینے میں ٭ مدینے کے سوا ہر در پہ قسمت آزما دیکھی

ان آنکھوں سے کوئی رعنائیِ دنیا کو کیا دیکھے ٭ جن آنکھوں سے بہارِ گلشنِ خیرالوریٰؐ دیکھی

منوّر چاند سورج ہی نہیں دل بھی منوّر ہیں ٭ ہر آئینے میں ہم نے نورِ احمدؐ سے جلا دیکھی

خدا نے یوں تو ہر انساں کو نعمت سے نوازا ہے ٭ محمدؐ مصطفٰیؐ پر نعمتوں کی انتہا دیکھی

عیاں جس کے ہر اک انداز سے اعجاز ہوتے ہیں
سراپا ذاتِ ختم المرسلیںؐ معجز نما دیکھی!

★

نعتؐ

نہ مایوس ہو رہروِ راہِ الفت نہ یوں بیٹھ دِل کے ارادے بدل کے
ترے پاؤں چومے گی خود کامیابی مدینے کی جانب ذرا دیکھ چل کے

ارے بے ادب کوچۂ مصطفٰےؐ ہے یہاں ہر قدم امتحانِ وفا ہے
دیارِ مدینہ میں چلنا ہے لازم نظر کو جُھکا کے ادب سے سنبھل کے

کلی کوئی چٹکے تو آہستگی سے ہنسیں غنچہ و گل مگر خامشی سے ،
میں ہوں محوِ یادِ حبیبِ خداؐ میں نسیمِ سحر چل ذرا ہل کے

خوشی سے الم ہے الم سے خوشی ہے محبت تڑپ ہے تڑپ زندگی ہے
کہ جب ان کا غم جزوِ جاں بن گیا ہے دِلِ مضطرب کیا کرے گا بہل کے

ارے ہم نفس مان جا میرا کہنا ابھی اور اسی وقت چل سوئے طیبہ
بھروسہ نہیں ایک پل زندگی کا یقیں کیسے کر لوں میں وعدے پہ کل کے

یہ مانا ہوائیں مخالف ہیں لیکن ارے ناخُدا کِس لیے ڈر رہا ہے؟
تو کشتی پہ لکھ دے ذرا نامِ احمدؐ یہ طوفان رہ جائیں گے رُخ بدل کے

زمانے کے ظلم و ستم سہہ رہے تھے زباں سے بلالؓ حزیں کہہ رہے تھے
عبث ہے ہوائے مخالف کی کوشش بجھا ہے چراغِ محبت بھی جل کے؟

سنا ہے یہ جب سے بہار آگئی ہے ذرا جلد تشریف لے آیئے گا
یہ ڈر ہے مرے غنچۂ دل کو آقاؐ کہیں دستِ غم پھر نہ رکھ دے مسل کے!

دیا کافروں کو ثبوتِ نبوت پتا دے رہی ہے یہ تاریخِ عالم
یہ اعجازؔ اعجاز ہے مصطفٰےؐ کا رہا موم کی طرح پتھر پگھل کے

نعت

رہا ساتھ ساتھ میرے ترا لطفِ غائبانہ ٭ مجھے لے گیا مدینہ مرا عشق والہانہ
جسے ہو گیا میسّر ترا جامِ عارفانہ ٭ نہ مٹا سکے گی اس کو کبھی گردشِ زمانہ!
وہ بشر کہ جس بشر نے درِ مصطفےٰ کو چھوڑا ٭ نہ یہاں ملا ٹھکانہ نہ وہاں ملا ٹھکانہ
اِسی آستاں پہ جینا، اسی آستاں پہ مرنا ٭ ترے آستاں سے بہتر نہیں کوئی آستانہ
تو کریم بھی ہے آقا تو رحیم بھی ہے آقا ٭ نہ تری عطا کی حد ہے نہ کرم کا کچھ ٹھکانہ
کوئی بے سبب نہیں ہیں مری اشکبار آنکھیں ٭ تری جنبشِ کرم کو کوئی چاہیئے بہانہ
کبھی انکی گفتگو ہے کبھی کاروبارِ دُنیا ٭ کبھی زندگی حقیقت کبھی زندگی فسانہ
جو پلٹ کے مہر آیا تو کوئی نہیں تعجّب ٭ جہاں مصطفےٰ نے چاہا وہیں رُک گیا زمانہ
تری عظمتوں کے صدقے تری رفعتوں کے قرباں ٭ مری عقل کی بلندی مری فکرِ شاعرانہ

مرے مصطفےٰ عطا ہو جو مجھے بھی کوئی اعجاز
مرے حکم پر چلے گی یہی گردشِ زمانہ !!

★

نعت

عقل سمجھ سکے گی کیا عقل سے ماورا ہیں آپؐ
جتنا بھی ہم سمجھ سکے اس سے کہیں سوا ہیں آپؐ

عرشِ بریں پہ آپؐ ہی فرشِ زمیں پہ آپؐ ہیں
بزمِ جہاں میں جا بجا نور ہے آپؐ کا ہیں آپؐ

میری نظر ادب پہ ہے مُہرِ سکوت لب پہ ہے
کیسے بتاؤں آپ کو میری نظر میں کیا ہیں آپؐ

آپؐ ہیں نورِ اوّلیں آپؐ ہیں ختمِ مرسلیں
یوں تو ہیں اور بھی حسیں حسن کی انتہا ہیں آپؐ

چاند میں آپؐ کی ضیا کاہکشاں نقوشِ پا،
آپ ہیں شمعِ دینِ حق جلوۂ کبریا ہیں آپؐ

نیرِ برجِ عرش ہیں باعثِ اوجِ فرش ہیں،
درِّ یتیم آپؐ ہیں گوہرِ بے بہا ہیں آپؐ

نعتﷺ

آپؐ کو سیّدِ عالمؐ جو کوئی جان گیا ∴ سچ تو یہ ہے کہ وہ اللہ کو پہچان گیا
ایسے پروانے کو کہتے ہیں بلالِ حبشیؓ ∴ جلوۂ شمعِ رسالت پہ جو قربان گیا
آپؐ کی بات نہ مانی مرے آقاؐ جس نے ∴ مثلِ بوجہل وہ دُنیا سے پشیمان گیا
بخششیں آپؐ کی ہیں حسبِ مراتب سب پر ∴ آپؐ کے در سے نہ خالی کوئی انسان گیا
اُس مسافر پہ ہوئی راحتِ دُنیا صدقے ∴ جو مدینے کی طرف بے سر و سامان گیا
ناخُدا نامِ محمّدؐ کا اثر دیکھ لیا ∴ لے کے ساحل پہ مری ناؤ کو طوفان گیا
یہ شرف صرف شہنشاہِ دو عالمؐ کو ملا ∴ عرشِ اعظم پہ کوئی اور بھی انسان گیا
منکرِ شانِ رسالت کی نہ بر آئی مُراد ∴ لاکھ ایمان بچایا مگر ایمان گیا

محوِ حیرت ہے جو دُنیا تو تعجب کیسا،
ان کے اعجازؐ پہ اعجاز بھی قربان گیا!

*

نعت ؐ

تصوّر میں مدینے کی زمیں ہے ⁂ کہیں ہوں ہم ہمارا دِل وہیں ہے
مدینے کی بہاریں اللہ اللہ ⁂ یہیں ہو گی اگر خلدِ بریں ہے
ذرا ایمانؓ سے رضواں بتانا ⁂ تری جنت مدینے سے حسیں ہے؟
جہاں میں بے ٹھکانوں کا ٹھکانہ ⁂ دیارِ رحمۃُ اللعالمیں ہے
خُدا کے بعد افضل ہیں محمدؐ ⁂ یہ پہلی خشتِ بنیادِ یقیں ہے
جو دِل میں ہو غمِ عشقِ محمدؐ ⁂ غمِ دُنیا کی گنجائش نہیں ہے
بلند و پست اس کوچے میں یکساں ⁂ فلک ذرّوں کا تاروں کی زمیں ہے
مدینے سے جواب تک دُور ہوں میں ⁂ ابھی ذوقِ طلب کامل نہیں ہے

رسالت آج بھی قائم ہے اُن کی
یہی اعجازِ ختم المرسلیں ہے!

*

نعت ؐ

دولتِ کردار سے محروم ہے ⁂ آپؐ کی اُمّت بڑی مظلوم ہے

جب سے چھوٹا دامنِ خلقِ رسولؐ ⁂ سارے عالم کی فضا مسموم ہے

رحمت اللعالمیں چشمِ کرم ⁂ کائناتِ دل بہت مغموم ہے

جراتِ عرضِ طلب مجھ میں نہیں ⁂ جو بھی مل جائے مرا مقسوم ہے

میں کہ ہُوں ادنیٰ غلامِ مصطفےٰؐ ⁂ مجھ کو اپنی حیثیت معلوم ہے

آپ ہیں سرچشمۂ فیض و عطا ⁂ آپؐ کی دونوں جہاں میں دُھوم ہے

رحمتِ کونین ہے جس کا لقب ⁂ اس کی مدحت لازم و ملزوم ہے

یا رسُول اللہ اعجازؔ آپؐ کا

آپؐ کے دیدار سے محروم ہے

★

مقتل مقتل زنداں زنداں

اعجاز رحمانی کی نظموں کا مجموعہ
"مقتل مقتل زنداں زنداں" ایک ایسا آئینہ ہے جس
میں معاشرے کا صحیح عکس دیکھا جا سکتا ہے
زیور طباعت سے آراستہ ہو کر بہت جلد منظر عام پر
آ رہا ہے۔

جذبوں کی زباں

یہ اعجاز رحمانی کی غزلوں کے مجموعے کا نام ہے
جو عنقریب زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر
آنے والا ہے

اعجازِ مصطفیٰ

نعتیہ مجموعہ کلام
اعجاز رحمانی

ملنے کا پتہ: ۴/۶-۵- ای - نئی کراچی نمبر ۳۶